SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 02, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الّذین اٰمنوآ انفقوا من طیبٰت ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ولستم باٰخذیه الاّ ان تغمضوا فیه۔ واعلمو ا انّ اللّٰہ غنیّ حمیدٌ۔ الشیطٰن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاءِ واللّٰہ یعدکم مغفراةً منه و فضلاً۔ واللّٰہ واسعٌ علیمٌ۔

ترجمہ۔ مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں، ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو، ان کو کبھی نہ لو۔ اور جان

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, June 02, 2006

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at fifteen minutes past six in the evening with Mr. Chairman (Mr. Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

یا یھا الّذین اٰمنوآ انفقوا من طیبٰت ماکسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض ولا تیمموا الخبیث منه تنفقون ولستم باٰخذیه الاّ ان تغمضوا فیه۔ واعلمو ا انّ اللّٰہ غنیّ حمیدٌ۔ الشیطٰن یعدکم الفقر و یامرکم بالفحشاءِ واللّٰہ یعدکم مغفراةً منه و فضلاً۔ واللّٰہ واسعٌ علیمٌ۔

ترجمہ۔ مومنو! جو پاکیزہ اور عمدہ مال تم کماتے ہو اور جو چیزیں ہم تمہارے لیے زمین سے نکالتے ہیں، ان میں سے (راہ خدا میں) خرچ کرو۔ اور بری اور ناپاک چیزیں دینے کا قصد نہ کرنا کہ (اگر وہ چیزیں تمہیں دی جائیں تو) بجز اس کے کہ (لیتے وقت) آنکھیں بند کر لو، ان کو کبھی نہ لو۔ اور جان

رکھو کہ خدا بے پروا(اور) قابل ستائش ہے۔ (اور دیکھنا) شیطان (کا کہا نہ ماننا وہ) تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور خدا تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے اور خدا بڑی کشایش والا (اور) سب کچھ جانتے والا ہے۔

(سورۃ البقرۃ۔ آیات ۲۶۷ تا ۲۶۸)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ ۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

I read out the panel of presiding officers. In pursuance of Rule 14 (i) of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of presiding officers for the 29th session of the Senate of Pakistan.

1. Dr. Khalid Ranjha.
2. Mr. Ahmad Ali.
3. Mr. Muhammad Talha Mahmood Arain.

We may now take up the questions but before that I think Deputy Chairman, Mr. Jan Muhammad Jamali has lost his father of law and if we can offer condolence for him. Professor Khurshid Sahib.

(At this stage *Fateha* was offered)

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Now we will take up the questions and if I may mention that there are only three supplementaries and then we will adhere by the rules and the timing. I request for your support and cooperation

because those who have raised the questions, immediately raise their points and when the question is read so, I note three names but those who raise it subsequently or hear it, they are already late. So, please bear with me, immediately the hands come up, I note the names. We take up the Question No. 17. Bibi Yasmeen Shah.

17. *Senator Bibi Yasmeen Shah: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs.8.116 million was provided in the current year's PSDP for up gradation of 4 SE Centres for Physically Handicapped Children at Sialkot, Gujrat, Larkana and Mirpur Khas, if so, the amount spent on this project so far?

Mrs. Zobaida Jalal (Federal Minister for Social Welfare and Special Education): Yes, an amount of Rs.8.116 million has been provided in the current year's PSDP 2005-2006 for the project Up-gradation of 4 Special Education Centres for Visually Handicapped Children from Primary to middle level, located at Sialkot, Gujrat, Larkana and Mirpurkhas. The amount spent on this project so far is Rs.11.375 million (upto 31-1-2006).

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ: جناب والا! میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس طرح کے جو اور projects دیگر علاقوں میں ہیں، کیا وزارت میں انہیں بھی upgrade کرنے کی کوئی تجویز زیر غور ہے یا نہیں؟

مسز زبیدہ جلال (وفاقی وزیر برائے سماجی بہبود و خصوصی تعلیم): یہ تجویز

ہے۔ جناب چیئرمین! اب vision یہی ہے کہ جو Special Education Centres ہیں اور خاص طور پر جو سکول ہیں، انہیں ہم نے ایک تو پرائمری سے مڈل اور مڈل سے ہائی سکول تک upgrade کرنا ہے اور دوسرا یہ کرنا ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ ایک ادارہ صرف ایک شعبہ کے متعلق، یعنی one disability کے متعلق ہوتا تھا whether it was for physically handicapped or visually impared or for deaf and dumb کے لئے تھا، اب ہم تینوں disabilities کے لئے ایک ہی infrastructure use کریں گے۔ اس سے یہ ہوگا کہ دوسری disabilities کے بچے بھی ان سکولوں میں آسکیں گے۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عباسی صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے یہ بتایا ہے کہ ان کا ایک لاڑکانہ میں بھی سنٹر ہے۔ اس لئے میں ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ 8 million میں سے لاڑکانہ والے سنٹر پر کتنا خرچ ہوا ہے؟

مسز زبیدہ جلال : کیا آپ اپنا سوال repeat کریں گے؟

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : آپ نے اپنے جواب میں لاڑکانہ کے سنٹر کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس لئے آپ یہ بتائیں گی کہ لاڑکانہ والے سنٹر پر 8 million میں سے کتنا خرچ ہوا ہے؟

مسز زبیدہ جلال : جناب والا! sorry, in fact اس وقت میرے پاس details نہیں ہیں تاہم I will provide him later on.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی : میرا خیال ہے کہ جب آپ کے پاس break-up آ جائے تو مجھے بتا دیجئے گا۔

مسز زبیدہ جلال : انشاء اللہ میں انہیں break-up دے دوں گی۔

جناب چیئرمین، جناب بلور صاحب۔

Senator Ilyas Ahmad Bilour: May I ask the honourable Minister that, is there any centre in Peshawar and if it is, whether it has

been upgraded or not?

مسز زبیدہ جلال : جناب والا! پشاور میں بڑا پرانا سنٹر ہے۔ جیسے کہ میں نے کہا ہے ' ہم اسے upgrade بھی کر رہے ہیں اور یہاں بھی three disabilities کو integrate کر رہے ہیں۔

Mr. Chairman: Now we go to the Question No. 18, Bibi Yasmeen Shah.

18. *Senator Bibi Yasmeen Shah: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether it is a fact that an amount of Rs.25.00 million was provided in the current year's PSDP for Special Education Centre Hyderabad, if so, the amount spent out of the same so far?

Mrs. Zobaida Jalal: Yes, an amount of Rs.25.000 million was provided in the current PSDP for Special Education Centre at Hyderabad. However, after 1st quarter review meeting of PSDP 2005-2006, the allocation was revised to Rs.20.000 million by Planning Commission, Government of Pakistan. An amount of Rs.3.067 million has been utilized so far.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ : جناب والا! میرا وزیر صاحبہ سے یہ ضمنی سوال ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ Rs. 25 million کی رقم رکھی تھی اور Rs.20 million خرچ ہوئی ہے تو کیا انہیں باقی 5 million روپے ملیں گے یا نہیں؟

مسز زبیدہ جلال : میرے خیال میں یہ حیدرآباد کی بات کر رہے ہیں۔ Sir, it was initially allocated Rs.25 million. اور first quarter کے بعد جو PSDP کا review

ہوتا ہے ' اس میں allocation Rs.20 million, revise کی گئی ہے۔ اس وقت تک ہم نے تقریباً Rs. 3.067 million utilize کئے ہیں but naturally additional Rs. 5 million would be required. اور اگر completion نہیں ہوتی ہے تو we would be getting that Rs. 5 million also.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ : میں وزیر صاحبہ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو رقم ملی تھی' کیا وہ ختم ہو گئی ہے یا اس میں سے باقی ہے؟

مسز زبیدہ جلال : جی' ہے۔ ابھی اس میں سے صرف Rs. 3 million خرچ ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: بقایا ہے۔

مسز زبیدہ جلال: جی ہاں' باقی ہے۔ اب اسے مکمل کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: رخسانہ صاحبہ۔

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: جناب والا! اگر آپ PSDP کو دیکھیں تو اس میں اسی طرح کی ad hoc allocations ہیں۔ Rs. 25 million کا fund revise ہو کر اتنے اہم منصوبوں کے لئے Rs. 20 million ہو گیا اور اگر آپ اس Rs. 20 million کی details میں جائیں گے تو اس میں بھی آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ Rs. 3 million بھی جگہ لینے' لوگوں کو hire کرنے یا شاید ایک ایک گاڑی خریدنے پر خرچ ہوئے ہوں گے۔ تاہم ابھی تک اس کا جو فائدہ لوگوں کو ہونا چاہئیے' وہ اس میں مجھے نظر نہیں آ رہا ہے۔

Mrs . Zobaida Jalal: Sir , actually this was basically for construction of a new center.

اس حوالے سے تین ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔ but as you know پہلے funds allocate ہوتے ہیں اور پھر release ہوتے ہیں اور جب on ground جاتے ہیں' ان کی untilization ہوتی ہے ۔ تاہم unfortunately in the last year, we went through the tragic earthquake on 8th October. اس earthquake کی وجہ سے ہمارے کافی کام رک گئے

because the whole, the Ministry of Social Welfare and Special تھے Education باقاعدہ تین مہینے earthquake affected areas میں focused رہی ہے۔ اس لئے یہ ایک reason ہے کہ why the money was not utilized. تاہم تین ایکڑ زمین ہمیں مل گئی ہے۔اب insfrastructure اور building کا تھوڑا سا کام شروع ہو گیا ہے۔ for the procurement of equipments and یہ جتنا پیسہ ہے ' یہ mainly construction or جب activities ہوں گی construction خرچ ہوگا اور اگلے سال اس میں the centre will be at place.

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ، جو رقم lapse ہو جائے گی ' اس کا کیا بنے گا۔

مسز زبیدہ جلال ، جناب والا ! It is an ongoing project. اس کی رقم lapse نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین، طلحہ صاحب۔

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب والا! جو رقم استعمال نہیں ہو گی' اس کا کیا بنے گا؟

مسز زبیدہ جلال، جناب والا! میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ یہ رقم lapes نہیں ہو گی کیونکہ it is an ongoing project. جب یہ سنٹر تیار ہو جائے گا اس کے بعد بھی ہم دیکھیں گے کہ یہ جو Rs.5 million بقایا ہیں' اگر ضرورت پڑی تو ہم یہ بھی واپس لے لیں گے۔

Mr. Chairman: Question No.21. Mrs. Kulsoom Perveen.

21. *Mrs. Kalsoom Perveen: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the number of completed and on going social welfare projects funded by the federal government in the country during the last five years with province wise break up indicating also the amount allocated, released and spent on each project?

Mrs. Zobaida Jalal: There are ten (10) Social Welfare Projects funded by the Federal Government. Two (2) projects have been

completed and eight (8) are on-going projects. Location position is as under:-

Locations	Project
Federal Capital	5
Northern Area (FANA)	2
Tribal Area (FATA)	3

Amount allocated, released and spent on each project is at annex-A.

ANNEXURE-A

S. No.	Name of the Project	Name of the Province	Year 2001-02		Year 2002-03		Year 2003-04		Year 2004-05		Year 2005-06		Remarks
			Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure	Allocation	Expenditure	
1	Construction of 2nd Floor of Women Welfare and Development Project, Islamabad.	Federal Capital	-	-	-	-	8.350	4.30	4.350	4.350	-	-	Completed
2	Up gradation of Women Welfare and Development Project, Islamabad	Federal Capital	-	-	-	-	-	-	2.209	2.209	-	-	Completed
3	Community Development Project, Noon, Islamabad	Federal Capital	-	-	-	-	1.733	1.206	1.448	1.271	1.341	0.885	On-going
4	Community Development Project, Ghanche	Northern Area	-	-	-	-	1.816	1.488	1.53	1.376	1.422	0.921	On-going
5	Community Development Project Ghizer	Northern Areas	-	-	-	-	1.816	1.494	1.53	1.420	1.422	0.925	On-going

6	Community Development Project North Waziristan	FATA	-	-	-	-	-	-	3.282	1.666	1.469 M	0.308	On-going
7	Community Development Project Kurram Agency	FATA	-	-	-	-	-	-	3.282	1.645	1.469	0.350	On-going
8	Community Development Project Khyber Agency	FATA	-	-	-	-	-	-	3.282	1.621	1.469 M	0.335	On-going
9	District Based NGOs Management System. Islamabad	Federal Capital	-	-	-	-	-	-	-	-	5.250 M	2.94	On-going
10	Planning Implementation and Monitoring Unit on Social Development. Islamabad	Federal Capital	-	-	-	-	-	-	2 M	0.85 6 M	2.785 M	1.957 M	On-going

Mr. Chairman: Any Supplementary question.?

سینیٹر کلثوم پروین: میں نے وزیر صاحبہ سے سماجی بہبود کے حوالے سے پوچھا تھا کہ جو projects, Federal Government or FATA میں ہیں' ان کی تفصیل کیا ہے۔ یہاں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ 10 projects ہیں' جن میں سے 8 complete ہیں اور 2 ongoing projects ہیں۔ ایک بات تو یہ ہے کہ میں نے اس میں جو details مانگی تھیں' وہ پوری نہیں دی گئی ہیں جس میں ایک project وزیر صاحبہ کا ہے جو بٹیاں میں آشیانہ کے نام سے ہے اور وہ اسے بڑے اچھے طریقے سے چلا بھی رہی ہیں میں نے 2006 کی تفصیل پوچھی تھی اور اس کا جواب complete نہیں ہے۔ بہرحال میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو projects complete ہوئے ہیں یا ongoing ہیں' ان کی monitoring کا کیا system ہے' یہ funds کس طریقے سے use ہو رہے ہیں اور اس کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا گیا ہے؟

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس: جناب والا! میرا سوال نمبر 20 رہ گیا ہے۔

Mr. Chairman: Sorry, I will come back to the Question No. 20.

مسز زبیدہ جلال: جناب والا! یہ جو Social Welfare Ministry کے projects ہیں' ان کے بارے میں بات کی گئی ہے اور ان کے متعلق تفصیل پوچھی گئی ہے لیکن in fact the Aashiana one, which is also relevant but that was not a part of the PSDP. وہاں emergency پیدا ہوئی جس کے لئے ہمیں اسے set کرنا پڑا' اس لئے یہاں آشیانہ reflected نہیں ہے۔ تاہم یہ جو projects ہیں' they are mostly community development projects and they are for five years. اس میں mostly participation local community کی ہوتی ہے۔

Senator Dr. Zaheeruddin Babar Awan: Mr. Chairman! I may point out regarding this boycott

کہ تین واقعات ہیں۔ ایک لاڑکانہ میں نیر سولنگی صاحب KTN کے کیمرہ مین شہید ہوئے ہیں اور دوسرے راولپنڈی میں ایک لوکل اخبار کے بیورو چیف' امجد عباسی صاحب کو گولی ماری گئی ہے

اور اسلام آباد میں رانا قیصر اور طارق چوہدری کو سرکاری اہلکاروں نے ہراساں کیا ہے and this boycott of the press gallery is related to that.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، پریس کے اوپر بار بار اس قسم کی چیزیں ہو رہی ہیں اور ہر روز یہ چیزیں آ رہی ہیں۔ یہ بڑا serious مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین، ہم اس کو take up کرتے ہیں۔ مشاہد صاحب! آپ ذرا اگر اس مسئلے کو دیکھ لیں۔ سواتی صاحب! آپ کا supplementary تھا؟ جی بتائیں۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: What criterion is adopted to establish these targets in this year and any project of such kind is going to be launched in Hazara Division basically, which consists of five very backward area districts?

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, normally the criterion for this is that we ask the provincial government whether any such programme or project is running by them in those areas?.

اور اگر وہ nill یا negative میں جواب دیتے ہیں then we go into those areas. اور ہم اس طرح سے community development programmes شروع کرتے ہیں۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: In the follow up could you prove that any of such request had been made by the provincial government of NWFP regarding Hazara Division?

Mrs. Zobaida Jalal: We have not received any request from anyone from Hazara district. Normally either the district government who makes the request or the representative of that area and then we check the provincial government

and then we go ahead. کہ اگر ان کا نہیں ہے تاکہ duplication نہ ہو

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Would you be receptive of such request?

Mrs. Zobaida Jalal : Yes.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Thank you very much.

جناب چیئرمین، جی طلحہ صاحب۔

مسز زبیدہ جلال، آواز نہیں آ رہی۔

Mr. Chairman: Please repeat the question.

سینیٹر محمد طلحہ محمود آریان، جناب چیئرمین! دارالحکومت میں ہے' شمالی علاقہ جات میں ہے' قبائلی علاقہ جات میں ہے' صوبوں میں انہوں نے کوئی project شروع کیا ہے یا نہیں؛ میرا سوال یہ ہے۔ کیا اس کے لیے انہوں نے کچھ سوچا ہے؟

مسز زبیدہ جلال ، میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جو Federal Ministry ہے under ICT, Northern Areas and Tribal کے ان naturally administratively Agencies آتی ہیں ۔ So, we directly come up with projects and programmes. district کے بھی ہوتے ہیں اور اب Social Welfare Provincial departments government میں بھی Social Welfare departments ہیں and we expect کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریاں لے کر اپنا کام کرتے ہیں but in addition to that جیسے کہ میں نے کہا اگر پھر بھی کہیں پر ہمیں کوئی request آتی ہے we normally check. تاکہ duplication نہ ہو۔

Mr.Chairman: Good, Question No. 20, Dr. Kausar Firdaus.

20. *Senator Dr. Kauser Firdaus: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state the number of unclaimed women and orphan children from Earthquake affected areas

given shelter by the Government and the names of districts to which they belong?

Mrs. Zobaida Jalal: There are 141 unclaimed women and 463 orphan/unaccompanid/separated children of earthquake affected areas of NWFP and AJK. At present nine (9) unclaimed women have been given shelter by the Government in "Ashiana" Centre at Hattian District Attock whereas 132 unclaimed women have been provided shelter in the camps established for the purpose at Muzaffarabad, Bagh and Mansehra. Similarly 308 orphan/unaccompanied/separated children out of 463 are being provided shelter, food, health care and vocational training at Ashian and 155 at SOS Children Villages. They are from Districts Kohistan, Battagram, Mansehra, Shangla, Muzaffarabad, Bagh and Rawala Kot. District wise detail of women is as under:-

S.No.	District	Number of Women	Ashiana District	Camps
1.	Muzaffarabad	130	7	123
2.	Bagh	9	1	8
3.	Mansehra	2	1	1
	Total:	141	9	132

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساعد: جناب چیئرمین صاحب! یہ بڑی تشویش ناک بات ہے کہ پاکستانی معاشرے میں 141 لاوارث خواتین ہیں and there is nobody to look after them. I would like

to ask the honourable Minister, is it really a fact that they have got no man relatives alive so far and No.2, what is the age group of these unclaimed women? Thank you.

Mrs. Zobaida Jalal : Unclaimed in the sense

which areas and کہ جو adult عورتیں ہیں یا جو adolescent عورتیں ہیں ان کو پتا ہے کہ

وہ یہ which families and where they have come from? But unfortunatly

عورتیں ہیں جو earthquake کی وجہ سے displace ہوگئی ہیں اور اس وقت ہمارے پاس آشیانہ

میں ہیں ۔ They can be as young as from 16, 17 and there are elderly citizens

جن کا کوئی بھی نہیں رہ گیا from family members and they are up to the age of

But what I would say is that ۔ ہیں elderly citizens ہیں عورتیں 60 also.

یہ نہیں ہے کہ It is just like they have no way to go ہیں کہہ رہے unclaimed

cultural values نہیں ہیں اور جیسے کہ ہم سب کو پتا ہے ماشاءاللہ پاکستان کے جو relatives

islamic values, where we have the extended family ہیں اور خاص کر ہماری جو

Even if ۔ ہیں with families ہیں وہ ابھی تک orphans ہمارے جو اکثر care system.

many of them are with their بچے چھوٹے یا there are young adolescences

we do have 463 orphans in the Ashiana. لیکن ہمارے ہاں family members

Senator Dr. Muhammad Said: Mr. Chairman! they have used the word unclaimed. There is nobody to claim them, no relative to claim them?

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, nobody has come forward to take them home.

ابھی بھی۔ اگر آپ دیکھیں even if somebody comes sir, to take لوگ visit کرتے

ہیں، لوگ آتے جاتے ہیں لیکن ان کے لیے اپنی جگہ نہیں ہے تو پھر یہ additional family

members کیسے لے جائیں گے؟ But they would be going back. یہ تو نہیں ہے کہ وہ نہیں لے جائیں گے۔ جب ان کے لیے اپنی چھت بنے گی تو ظاہر ہے کہ وہ عورتوں کو بھی اور بچوں کو بھی لے جائیں گے۔

جناب چیئرمین، عبدالرحیم خان۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب چیئرمین! میں صرف تجویز دوں گا۔ سوال نہیں ہے کہ یہ 141 unclaimed women and 463orphan/ unaccompanied/ separated children of earthquake عرض ہماری یہ ہے کہ یعنی ان کو گورنمنٹ کی protection میں رکھا جائے۔ دوسرے NGOs اور مختلف قسم کے ادارے ہیں۔ آج کل حالات ایسے ہیں کہ باقاعدہ انسانی سمگلنگ بھی ہوتی ہے۔ ان کے اعضاء کی سمگلنگ بھی ہوتی ہے تو اس کا واحد علاج ہے کہ گورنمنٹ protection کرے۔ ہماری تجویز یہ ہوگی کہ ان کو کسی بھی ادارے کے حوالے نہ کیا جائے۔

Mrs. Zobaida Jalal: Sir, to the suggestion of my honourable colleague

میں یہ کہوں گی کہ if we all remember, immediately after the earthquake by the Government, on the 3rd day adoption ban کیا گیا ban کو adoption کیا گیا کہ چھوٹے یتیم بچوں کو بھی کوئی نہ لے سکے۔ All these people are in the custody of the Government. چاہے آشیانہ میں ہوں یا AJK یا NWFP میں جو کہ گورنمنٹ کے اپنے tent villages ہیں۔ So, they are in the protection of the Government and we are very sensitive to this issue sir.

Mr. Chairman: Question No. 22, Mrs. Kalsoom Perveen.

22. *Senator Mrs. Kalsoom Perveen: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether any amount has been allocated for soft loans/grants out of Bait-ul-Mal to poor

university students in the country, if so, the amount provided to the students out of the same during the current financial year?

Mrs. Zobaida Jalal: Pakistan Bait-ul-Mal (PBM) does not provide soft loans as per its policy. However, it provides education stipend to deserving students through government institutions including university students. During current financial year (upto 31-01-2006) an amount of Rs. 15.317 (m) has been released in favour of various government institutions on account of education stipend for 2929 deserving students.

The names of universities in whose favour funds have been released during current financial year at Annex-A.

Annex-A

NAMES OF UNIVERSITIES IN WHOSE FAVOUR IFA EDUCATION STIPEND CHEQUES HAVE BEEN RELEASED DURING CURRENT FINANCIAL YEAR.

S.No.	Name of Institution
1.	Punjab University Lahore
2.	University of Engineering & Technology, Lahore
3.	Lahore Women College University
4.	G. College University Lahore
5.	University of Veterinary & Animal Sciences, Lahore
6.	University of Health Sciences Lahore
7.	University College of Education Lahore

8. University of Sargodha

9. University of Arid Agriculture Rawalpindi

10. Fatima Jinnah University Rawalpindi

11. University of Engineering & Technology, Taxila

12. Islamia University Bahawalpur

13. Government College University Faisalabad

14. Agriculture University Faisalabad

15. Baha-ud-DinUniversity Multan

16. Allama Iqbal Open University, Islamabad

17. National University of Technology Rawalpindi

18. International Islamic University Islamabad

19. Federal Urdu University of Arts, Science & Technology Islamabad

20. Gomal University, D. I. Khan

21. University College of Education Okara

22. University Law College Multan

23. University of Gujrat

24. University of Sindh Jamshoro

25. Mehran University of Engineering & Technology Jamshoro

26. Quaid-e-Azam University, Islamabad

27. University of Karachi

28. University of Sindh Jamshoro

29. Director Teaching Agri: University Peshawar

30. Chairman Engineering University, Peshawar

31. Director Academics NUML, Islamabad.

32. Chairman Deptt: I.T. University of Peshawar

33. Chairman Deptt: Bio Tech: Malakand

34. Chairman Deptt: of Economics University of Peshawar

35. Islamic Centre University of Peshawar

36. University of Peshawar

37. University of Balochistan, Quetta

38. Balochistan University of ITM Sciences

39. Engineering Unversity Khuzdar

40. AJK University, Muzaffarabad

Mr. Chairman: Supplementary question.

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! میں نے منسٹر صاحبہ سے پوچھا تھا کہ رواں مالی سال میں جن یونیورسٹیوں کو فنڈز فراہم کیے گئے انہوں نے اس کی کوئی 40 کے قریب تعداد بتائی ہے۔ مگر ہر یونیورسٹی کو جس میں دو بلوچستان کی ہیں IT University and Balochistan University اس کے آگے ایک detail نہیں ہے کہ کس یونیورسٹی کو اس سال کتنا کتنا فنڈ دیا گیا ہے؟ اس وقت منسٹر صاحبہ کیا بلوچستان کے حوالے سے اتنا بتا سکتی ہیں کہ IT University اور بلوچستان یونیورسٹی کو اس سال کتنا فنڈ دیا گیا ہے؟

مسز زبیدہ جلال، جناب چیئرمین! scholarship کے حوالے سے I don't have the detail, I am sorry لیکن میں کہہ سکوں گی کہ اگر آپ 2005-06 کی بات کر رہی ہیں تو I don't have the separate numbers, I do have کہ 1224 بچوں نے اس سے فائدہ لیا ہے in Balochistan only and it is about Rs. 2.5 million but I don't have the separate numbers کہ بلوچستان یونیورسٹی کو کتنا گیا یا IT University کو کتنا گیا ہے؟

جناب چیئرمین، جی عبدالرحیم خان مندوخیل۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، جناب! یہ کل رقم 15 million ہے یعنی ایک کروڑ پچاس لاکھ' یہ طالب علموں کے حوالے سے بہت کم رقم ہے۔ جو ہماری غربت ہے' ہمارے بچوں کی جو مالی حالت ہے' اس کے لحاظ سے یہ رقم بہت کم ہے۔ کیا آپ کی کوئی تجویز ہے کہ اس رقم کو بڑھایا جائے؟

مسز زیبدہ جلال، جناب! ابھی ہم نے with the Minister and also بیت المال کے حوالے فیصلہ کیا ہے that 100 from every district بچوں کو ہم scholarships دیں گے لیکن وہ بچے جو public universities میں جائیں گے اور vice universities کے chancellors سے بات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ہمیں total 30000 روپے annually کافی ہوتے ہیں' بچے کی total tution fee اور اخراجات کے لئے کافی ہوتے ہیں تو اس حساب سے انشاء اللہ اس سال آپ دیکھیں گے کہ 100 children from every district ان کا fulfledge scholarship for 5 years education یا 7 سال کی education ہو whatever professional colleges اور universities, we would be giving.

جناب چیئرمین، سواتی صاحب۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، رقم 30000 روپے۔

مسز زیبدہ جلال، Annually ہر بچے کا خرچ ہے۔ ہر district میں 100 بچوں کو scholarship دی جائے گی۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، یہ بہت کم رقم ہے۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: Mr. Chairman!

جناب چیئرمین، جی۔

Senator Muhammad Azam Khan Swati: It is so unfortunate, no stipened has been granted to Hazara University, if the honourable Minister knows personally, it is newly established University in the heart of very backward area. I would really request that something needs to be

done and positive steps to be done to help those poor children, men and women in that particular University.

Mrs. Zobaida Jalal: I would just request the honourable Senator,

اگر وہ ان غریب بچوں کی، جو مستحق ہیں، ان کی applications District Incharge بیت المال تک پہنچا دیں تو we will support all the way.

جناب چیئرمین، اس وقت Question Hour کے دوران نہیں ہو سکتا۔ وہ point جو agree ہوا ہے، اس میں آپ کا نام نہیں ہے، I read it out, if you want to وہ بعد میں ہو گا۔ اچھا کاکڑ Now we take question No.1, Dr. Muhammad Ismail Buledi صاحب کو دے رہے ہیں۔ جی کاکڑ صاحب۔

1. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the national highway from Quetta to Karachi is in a dilapidated condition, if so, the time by which the same will be repaired;

(b) the amount spent on that highway during the last five years; and

(c) the names of other national highways being improved by the NHA at present?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Total length of National Highway (N-25) that links Karachi with Chairman via Khuzdar - Kalat - Quetta is 813 km.

A length of 318 km is in good condition and the balance 495 km still needs to be improved to NHA standard.

NHA has already undertaken construction and improvement of the sections in poor condition in manageable packages.

Construction and improvement of the balance length has been planned to phases.

Relevant details including timelines are at (Annex-A).

An amount of Rs. 1.66 billion has been spent on the maintenance of this highway during the period 2001-06.

(c) The requisite list is at (Annex-B).

Annex-A

NATIONAL HIGHWAY (N-25) **Condition:** **Good 318 Km** **Poor 495 Km**

SECTION (CHAINAGE)	LENGTH (KM)	CONDITION	REMARKS	TIMELINE
Karachi-Hub (Km 0-15)	15	GOOD	This section falls in the urban area of Karachi.	- - - -
Hub-Uthal (Km 15-120)	105	POOR	Construction & development planned under National Highway Development Sector Investment Project being co-financed by GoP/ADB. Design of the project is ready.	Work is expected to commence in early 2007 for completion by 2009.
Uthal-Bela (Km 120-175)	55	GOOD	This section has already been constructed as per NHA standard.	- - - -
Bela-Kararo (Km 175-230)	55	POOR	Tendering process is in hand for award of works for functional overlay through toll revenue.	The project shall be completed by December 2006.
Kararo-Wad (Km 230-325)	95	POOR	Design of the project is ready for implementation through Japanese grant.	Work is likely to commence in 2007 for completion by 2010.
Wad-Sorab-Kalat (Km 325-545)	220	GOOD	This section has already been constructed as per NHA standard.	- - - -

Annexure-A

Kalat-Quetta-Chaman (Km 545-813)	268	**POOR**	Four contracts awarded for construction, widening & improvement of a length of 233 Km. Lakpass Tunnel also awarded on BOT basis.	Road construction has commenced for completion in 30 months ie by 2009. Construction period of tunnel shall be 18 months.
Total	**813**			

NATIONAL HIGHWAY AUTHORITY

NATIONAL HIGHWAYS BEING IMPROVED BY NHA

N-5	Karachi-Lahore-Peshawar-Torkham
N-5A	Khanewal-Lodhran
N-10	Lyari-Ormara-Pasni-Gwadar
N-15	Mansehra-Naran-Jalkhad
N-25	Karachi-Quetta-Charman
N-35	Hasanabdal-Khunjerab
N-40	Lakpass-Taftan
N-45	Nowshera-Chitral
N-50	Kuchlac-DI Khan
N-55	Kotri-Peshawar
N-65	Sukkur-Quetta
N-70	Qila Saifullah-Loralai-DG Khan-Multan
N-80	Turnol-Kohat
M-2	Lahore-Islamabad Motorway
M-9	Karachi-Hyderabad Superhighway
S-1	Jaglot (KKH)-Shangrila-Skardu

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ: میں اپنے بھائی کی فراخدلی کی داد دیتا ہوں۔ Minister صاحب سے question پوچھا گیا تھا کہ بلوچستان میں کچھ سڑکوں کی حالت خراب ہے۔ خراب کیا ہے، کچھ علاقوں میں سڑکیں ہی نہیں ہیں۔ جہاں پر وہ confess کر رہے ہیں کہ ہاں dilapidated ہیں اور ان کی package wise repair شروع ہے تو میں challenge کرتا ہوں، اگر اس floor پر Minister صاحب تشریف فرما ہوں۔

جناب چیئرمین، وزیر صاحب موجود ہیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جو statement ان کو دی گئی ہے یا Ministry میں کمزوری ہے یا جناب Minister صاحب کی لاعلمی ہے ورنہ بلوچستان پاکستان کا اہم صوبہ ہے اور کوناڑو۔وٹ section پر جس سڑک کو pin point کیا گیا ہے وہاں پر سڑک نام کی کوئی چیز ناپید ہے، کہیں پر سڑک تین فٹ، چار فٹ ہے، کہیں پر خوش قسمتی سے اگر بچ گئی ہے تو چار، چھ فٹ سڑک ہے۔

جناب چیئرمین، ضمنی سوال مختصر رکھیں تاکہ جواب سن لیں۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، میں ان کے جواب پر ایک گزارش کرتا ہوں کہ جواب یہ ہے کہ work is likely to commence in 2007 لیکن اب درمیان میں بتا رہے ہیں کہ Japan سے grant آئے گی، اس کا PC-1 بن چکا ہے یا feasibility تیار ہے۔

(اس موقع پر کرسی صدارت جناب پریذائیڈنگ آفیسر (سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا) نے سنبھالی)

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، رانجھا صاحب! میرے نصیب جاگ گئے ہیں۔ کوناڑو۔وٹ section in between لسبیلہ اور خضدار Ministry یہ confess کر رہی ہے کہ روڈ جو ہے وہ poor condition میں ہے لیکن ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ گزشتہ دس پندرہ سالوں سے سڑک کہیں کہیں پانی جاتی ہے، اس کے خدوخال باقی ہیں۔ Project is ready for implementation through Japanese grant. So, work is likely to commence in 2007. ذرا صحیح صورتحال بتائیں کہ factual position کیا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، منسٹر صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی (وفاقی وزیر برائے مواصلات)، جناب والا! جو صورتحال بتائی گئی ہے وہ بالکل درست ہے۔ آپ اس میں اور کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ روڈ کی حالت درست نہیں ہے admit کر رہے ہیں اور ۲۰۰۷ء میں جاپانی گرانٹ سے یہ کام شروع ہوکر ۲۰۱۰ء

میں مکمل ہوگا۔ جیسا بتایا گیا ہے کہ اس کا PC-1 مکمل ہوچکا ہے۔ جاپانی گرانٹ لینے میں کافی وقت لگے گا ' کوئی ڈیڑھ سال میں مکمل ہوگا اور work is in progress اور انشاء اللہ ۲۰۰۷ء میں یہ کام شروع ہو جائے گا اور جاپانی آج بھی وہاں اس پر سروے کر رہے ہیں' دیکھ رہے ہیں اور ۲۰۰۷ء میں یہ کام شروع ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رحمت اللہ کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جواب کے Annexure 'B پر جو pinpoint کئے گئے ہیں National Highway is being improved by NHA, Karachi, Quetta, Chamman جواب ٹھیک نہیں ہے۔ تفتان پر ابھی کام شروع ہوا ہے۔ جناب ڈی آئی خان میں پچھلے تین چار سالوں سے کچھ improvement نہیں ہے۔ یہ صورتحال ہے حاجی لیاقت صاحب بیٹھے ہیں۔ قلعہ سیف اللہ ' لورالائی کی بھی یہی حالت ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب لغاری صاحب۔

سینیٹر سردار جمال احمد خان لغاری، جناب! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں جو نیشنل ہائی وے زیرتعمیر ہے۔ اس کی تعمیر کے سلسلے میں جتنی heavy earth والی اور مختلف مشینری جو کام کر رہی ہے' اس سے ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کی جو سات ancillary ساری support roads ہیں وہ بری طرح متاثر ہو چکی ہیں اور وہ damage ہو چکی ہیں۔ کیا اس کے لیے بھی این۔ ایچ۔اے کے پاس کوئی رقم مختص کی گئی ہے کیونکہ ہمارا بہت پسماندہ ضلع ہے اور اس کے اندر جو سارا road net work ہے وہ بہت بری طرح اس نیشنل ہائی وے کی تعمیر کے اندر متاثر ہوا ہوا ہے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب شمیم صدیقی صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! حقیقت میں اس سوال سے اس کا تعلق نہیں ہے مگر میں اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ جناب میں نے یہ پروجیکٹ دو ماہ پہلے visit کیا تھا۔ اور یہ درست ہے کہ اس کے جو divergences ہیں وہ اتنے مستحکم نہیں ہیں۔ اب ہم نے نیشنل ہائی وے اتھارٹی کو یہ ہدایت کی ہے کہ کوئی بھی پروجیکٹ بغیر proper divergence کے شروع

نہ کیا جائے ۔ اب اس کے اوپر آئندہ جو بھی پروجیکٹ شروع ہوگا وہ proper divergence دینے کے بعد ہی شروع ہوگا۔ مگر اب اس کے اوپر کام تسلی بخش ہو رہا ہے اور انشاء اللہ اکتوبر ۲۰۰۶ء میں اس کے دو portions مکمل ہو جائیں گے اور تیسرا پورشن دسمبر ۲۰۰۶ء میں مکمل ہو جائے گا۔

Mr.Presiding Officer: This is the third supplementary.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! میں وزیر موصوف کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ چونکہ سوال بنیادی طور پر بلوچستان سے متعلق تھا لیکن انہوں نے other Highways کے بارے میں پوچھا ہے تو میں کوٹری پشاور کے حوالے سے ان سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس کا ایک حصہ سیوہن رتوڈیرو ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حصہ باقی ہے جس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے اور نہ اس کا کوئی والی وارث ہے ۔ پچھلی مرتبہ بھی آپ کو یاد ہوگا کہ شوکت عزیز صاحب جب وزیر خزانہ تھے وہ یہاں commit کر گئے تھے کہ اس پر کوئی نہ کوئی کام شروع کرنے والے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ درمیان میں کوئی سو کلومیٹر کا portion ہے، کیا اس کی طرف کوئی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ دوبارہ وہ نیشنل ہائی وے کے level پر آ جائے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب وزیر صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! جام شورو سے پشاور تک یہ N55- Indus Highway ہے اور جس portion کا یہ ذکر کر رہے ہیں، سہون اور رتو ڈیرو کا، یہ میں پھر ایک دفعہ بتاؤں کہ یہ بھی جاپانی فنڈ سے بنایا جائے گا اور وہ جس وقت کام شروع کریں گے تو اس کے لئے جو دوسرا روڈ ہے اس پر کام GOP پر شروع ہوگا ۔ Technical reason یہ ہے کہ اگر ہم اس وقت اس کو جو ہم dualise کر رہے ہیں، اگر اس کے اوپر ہم نے آج GOP سے کام شروع کردیا تو پھر Japanese کے پاس کوئی Justification نہیں ہوگی کہ اس کے اوپر کام شروع کریں ۔ مگر یہ چیز طے ہے کہ یہ کام بھی جیسے ہی 2007ء میں شروع ہوگا اس کے ساتھ ساتھ جو دوسرا portion ہے اس پر GOP سے کام شروع ہو جائے گا۔ یہ ہمیں تھوڑی سی Technical problem ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، یہ 2007ء میں شروع ہو رہا ہے یا نہیں ہو رہا ہے؟

جناب محمد شمیم صدیقی، جی بالکل 2007ء میں شروع ہو رہا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میرا خیال ہے جواب آ گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، اب جب جاپانی فنڈ آئے گا تو وہ کہیں ادھر ادھر تو نہیں چلا جائے گا یا اسی پر خرچ ہو گا۔

جناب محمد شمیم صدیقی، نہیں جناب! وہ specifically جو Japanese fund ہوتا ہے وہ جس project کے لئے دیتے ہیں، خود ان کے انجینئر اور کنٹریکٹر آ کر یہ کام کریں گے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ 2007ء میں شروع ہو جائے گا؟

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! یہ 2007ء میں شروع ہو جائے گا۔

Mr. Presiding Officer: Now we will come to next question.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ایک منٹ میری بات سن لیں۔ طے یہ ہوا تھا کہ we will only confine to three supplementaries, if the House wants...Please have patience to hear جہاں تک میرا تعلق ہے بے شک ----

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب! یہ پورا سوال ہمارے صوبے سے متعلق ہے۔ آپ نے اس کو پتا نہیں کیا بنایا ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تشریف رکھئے۔ اگر ایوان چاہتا ہے کہ we can go indefinitely, I have no problem. کوٹہ کا نام آجائے تو یہ ضروری تو نہیں ہے کہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ تین سے زائد we by pass the Rules. Issue supplementaries ہوں تو آپ فیصلہ کر لیں I have no problem. I want the

consensus of the House that do we confine, please do we confine ourself to three supplementaries or do you want ... رضا ربانی صاحب۔ آپ ہی نے فیصلہ کرکے مجھے بتانا ہے۔ جی۔

سینیٹر میاں رضا ربانی (قائد حزب اختلاف)، جناب! آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔ فیصلہ یہی تھا اور قواعد و ضوابط بھی یہی کہتے ہیں کہ تین سے زیادہ supplementaries نہیں ہونے چاہئیں۔ لیکن آپ کے پاس under the Rules discretion بھی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کیونکہ اتنے ممبران اس میں interested ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہوگی کہ آپ اپنی discretion کو استعمال کرتے ہوئے تین سے زائد supplementaries اس کے لے لیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ اگر تین سے زیادہ supplementaries آپ ایک جگہ پر لے لیں گے for the sake of the honourable members of the House then it will create the problem کہ جو enlisted questions ہیں Answer sheets میں تو وہ رہ جاتے ہیں اور بہت سارے ہمارے معزز اراکین کے very important questions ہوتے ہیں اور ان کے لئے جو supplementaries وہ تیار کرکے آتے ہیں وہ بھی رہ جاتے ہیں۔ یہ طریقہ کار مکمل نہیں ہوتا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ آپ کی صوابدید پر رہے تو یہ آپ کرسکتے ہیں if you seek the advice of the House تو اس میں یہ problem ہو جائے گی وہ سوالات جو بڑے اہم ہوں گے ان پر بھی بعض اوقات یہ نہیں ہوسکے گا کہ یہاں more supplementaries are required میں سمجھتا ہوں کہ it is better to follow the Rules اس میں رہتے ہوئے کسی قسم کی قباحت نہیں ہوتی۔ اگر اس میں یہ ڈال دیئے جائیں تو the things are really finished. تین سوالات سے زیادہ آپ نہ جائیں یہ بڑی well thought ہے اس کے بعد تاکہ they have been given three supplementaries and then they should be

complete ہو جائے۔ آپ مت بولیں بھائی! آپ کا کام نہیں ہے، جب آپ بولتے ہیں تو میں تو نہیں بولتا۔ نہیں جی! آپ ایسا کریں کہ تین کے تین ہی رکھیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کا کیا سوال ہے، کریں؟

سینیٹر آغا پری گل، میں وزیر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کوئٹہ۔ قلات جو highway بن رہی ہے---

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کچھ دل بڑا کریں، ladies first,

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: We have two speakers on the floor.

ابھی پری گل کھڑی ہوئی ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر آغا پری گل، جناب! یہ جو کوئٹہ۔ قلات کا ذکر ہے، آپ یقین کریں میں تین، چار دن پہلے آئی ہوں، اگر کوئی بھی اس road پر چلے تو خدا کی قسم اس کو heart attack ضرور ہوگا۔ اس highway کا اتنا برا حال ہے، road بنی ہی نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ اس کو کب complete کریں گے؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، حمید اللہ! آپ کا تو کوئٹہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، ان کو بات تو مکمل کر لینے دیں، بیٹھ جائیں۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! یہ قلات۔ کوئٹہ۔ چمن road کا جو ذکر کر رہی ہیں، مارچ 2006 میں یہ کام award ہوا ہے اور اس کے چار portions ہیں اور چار مختلف contractors ہیں اور یہ تقریباً 6.6 billion کی لاگت سے تیار ہو گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پری گل جواب نہیں سن رہی ہیں، سوال کر کے---

سینیٹر آغا پری گل، جواب صحیح ہو تو سنوں۔

جناب محمد شمیم صدیقی، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ March, 2006 میں یہ کام award

ہوا ہے اور اس کو mobilize ہوتے ہوتے بھی وقت لگتا ہے اور اس وقت یہ mobilize ہو رہے ہیں اور یہ کام 30 months میں مکمل ہو گا' اس کی total cost of project 6.6 billion ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، اب آپ کا ایک سوال ہو گیا ہے' اب آپ جھگڑے والی بات نہ کریں۔ آپ کو پیچھے سے support نہیں کر رہے ہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، وہاں کچھ کام ہوا ہی نہیں' کیسے complete ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کہہ رہی ہیں کہ میں support نہیں کر رہی۔ جناب رضا صاحب۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! میں بھی یہ ہی کہہ رہا ہوں کہ ابھی March, 2006 میں کام award ہوا ہے' اب وہ mobilize ہو رہے ہیں' آپ کو ابھی وہاں کام نظر نہیں آئے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب رضا صاحب! سوال' تقریر نہیں۔

سینیٹر آغا پری گل، جب وہاں material نہیں ہے' کام نہیں ہے' کچھ بھی نہیں ہے تو آسمان سے فرشتے آ کر بنا دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب رضا محمد رضا صاحب! سوال ہو گا۔

سینیٹر آغا پری گل، اب یہ رانجھا بیٹھ گیا ہے' اللہ ہی ہے' ہیر رانجھا بیٹھ گیا' اللہ ہی ہے۔

سینیٹر حمید اللہ جان آفریدی، جناب! میں آپ کی توجہ ایک درخواست کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو میں نے گیارہ اپریل کو separate benches کے لیے submit کرائی تھی اور ابھی تک ہماری seats علیحدہ نہیں کی گئی ہیں لہذا ہم in a protest walk out کریں گے' جب تک ہماری نشستیں treasury سے الگ نہیں کی جاتیں۔

(ڈیسک بجائے گئے اور فاٹا سے تعلق رکھنے والے سینیٹرز واک آوٹ کر گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب رضا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، جناب ! point of order اتنا serious issue ہے' جناب ! میری بات سنیں' یہ بڑا serious issue ہے کہ کوئی ممبر کھڑا ہو کر یہ بات کہے کہ انہوں نے ایک چیز لکھ کر دی ہے اور اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے request کرتا ہوں کہ آپ secretariat سے پوچھیں کہ ان کی اس بات پر عمل کیوں نہیں ہوا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں یہ جاننا چاہوں گا کہ ایوان کو شروع ہوئے پورا گھنٹہ ہوگیا ہے ' why this delayed response in the House میں صرف ضمناً یہ بات کر رہا ہوں۔ For your information, the matter is under consideration with the Chairman and I am sure, it will be resolved by tomorrow or day after.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب والا! یہ نوبت کیوں آئی کہ ایک سینیٹر کھڑا ہو کر یہ کہے کہ میں نے اپنی seat تبدیل کرنے کے لیے کہا ہے اور سیکریٹریٹ ان کی بات نہیں مانتا۔

Mr. Presiding Officer: This is not justifiable.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ،نہیں ' جناب آپ کی اس بات پر رولنگ آنی چاہیے کہ کیوں سیکریٹریٹ نے اس بات پر عمل نہیں کیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں نے کہہ دیا ہے کہ this is not justifiable.

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی ، جناب ! If I am wrong, rule it out. اس پر کوئی تو بات ہونی چاہیے کہ ایک ممبر نے اتنی بڑی بات کھڑے ہو کر کہی ہے کہ ہم چار آدمیوں نے سیکریٹریٹ کو ایک written notice دیا ہے' سیکریٹری اس پر عمل نہیں کر رہا' کیوں؟

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Mr. Chairman! it is a tradition carried out that if any matter is concerned with the Secretariat of the Senate and the thing is to be decided by the Chair in his chamber, then the matter is discussed with them. If they wanted to have their separate seats, they could have gone to the Chairman and they should have told

him that he should separate their seats. This is not a matter to be brought on the floor of the House.

Mr. Presiding Officer: I have said that the matter is already under consideration.

Senator Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, since the matter has been brought to the notice of this House and it has been taken up on the floor of this House

تو اس پر آپ کی طرف سے response آنا چاہیے۔ اس وقت آپ ہمارے لیے چیئرمین ہیں اور یہ بڑا serious issue ہے۔

Mr. Presiding Officer: This matter relates to the Secretariat and as I said earlier that it would be sorted out in due course. Raza Muhammad Raza.

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب والا! وزیر صاحب نے جواب میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یہ آٹھ سو کلو میٹر سڑک ہے اور یہ کوئٹہ، کراچی اور چمن کو link کرنے والی National Highway ہے اور اس میں سے پانچ سو کلو میٹر کی حالت خستہ ہے اور اس سڑک کی maintenance پر انہوں نے ایک ارب چھیاسٹھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔ تو کیا وزیر صاحب اس دوران اس پیسے سے ایک سو چھیاسٹھ کلو میٹر سڑک کی حالت بہتر نہیں بنا سکتے۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے ژوب ۔ ڈی آئی خان روڈ اور ژوب ۔ لورالائی۔ ڈیرہ غازی خان روڈ کی حالت بہتر بنائی ہے ' وزیر صاحب ہمیں بتائیں کہ کون سے علاقے کے کس مقام پر سڑک کی حالت بہتر ہے؟ ان دونوں راستوں پر اس وقت فصلوں کا وقت ہے' ہزاروں ٹرک ہر روز آتے ہیں لیکن بدترین مشکلات ہیں ' یہ دونوں سڑکیں آمدورفت کے قابل نہیں رہیں ۔ وزیر صاحب یہاں پر کاغذوں میں اربوں روپے کا حساب دیتے ہیں کہ ہم نے وہاں پر خرچ کیے ہیں تو اس سے کیا بہتری آئی ہے یہ تو ٹھیکیداروں اور منسٹری کے درمیان

maintenance کے نام پر لوٹ مار کا ایک سلسلہ ہے۔ ایک معیاری سڑک بنانے کے لیے آپ کو ایک کروڑ روپیہ فی کلو میٹر درکار ہے اگر آپ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران اس طریقے سے خرچ کرتے ، عین کے لیے جو رقم خرچ ہوئی ہے ، اسی سے ہماری سڑکوں کی حالت بہتر ہوجاتی۔ تو وزیر صاحب بتائیں کہ ژوب۔ لورالائی۔ ڈیرہ غازی خان اور ژوب۔ ڈی آئی خان روڈز کی کہاں پر حالت بہتر ہے اور قلات سے کوئٹہ چمن تک یہ سڑک بھی آمدورفت کے قابل نہیں ہے اور دوسرے صوبوں کے ساتھ ہمارے واحد راستے یہی ہیں ، ایک یہ کراچی والی سڑک ہے اور یہ دو روڈز ہیں۔ ان کی یہ حالت ہے تو نیشنل ہائی وے والے کیا خرچ کر رہے ہیں ؟ کیا خرچ کر رہے ہیں ہمیں یہ بتایا جائے۔

جناب محمد شمیم صدیقی، جناب! اتنے سارے سوالات اور اتنی لمبی بات ہوئی ، میں ان کا صرف یہ جواب دینا چاہوں گا کہ یہ 1.66 billion rupees پانچ سال کے اندر 825 kilometer road کی repair, maintenance پر خرچ کیے گئے۔ جس طرح میں نے آپ کو بتایا کہ تقریباً 14 billion سے یہ road 2010 تک مکمل طور پر rehabilitate or upgrade ہوجائے گا کیونکہ اس road کی importance ہمارے لیے اس لیے بھی ہے کہ جس وقت یہ گوادر پورٹ start ہوگی تو ہمارے لیے جو link road ہے وہ یہی ہوگی ہماری اس وقت ساری توجہ یہ ہے کہ N-25 کو کسی طریقے سے جلد از جلد rehabilitate کیا جائے ، مگر اس میں بیچ میں ایک ٹکڑا Japanese grant کا ہے جس کی وجہ سے delay ہو رہی ہے۔ جہاں تک سوال ہے 1.66 billion rupees کا وہ پانچ سال کے اندر 825 kilometer پر خرچ ہوا ہے اور یہ بھی میں بتا دوں کہ یہ سارا 1.66 billion toll money سے ہوا ہے جبکہ ہمیں بلوچستان سے سالانہ صرف تین کروڑ روپے toll money collect ہوتی ہے وہ بھی کراچی اور حب کے درمیان میں جو industrial area ہے وہاں پر۔ بہرحال صوبے کا کوئی بھی حصہ ہو ہمارے لیے اس کی repair, maintenance واجب ہے اور ہم اس کو کرتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you. Now, we come to Question No.2, Dr. Muhammad Ismail Buledi sahib.

2. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Local Government and Rural Development be pleased to state:

(a) the number of schemes proposal by the MNAs/Senators belonging to Balochistan out of their development funds which have been completed during the last four years with district-wise breakup; and

(b) the number of schemes proposed by the said Parliamentarians which are incomplete and the time by which the same will be completed?

Mr. Justice (Retd.) Abdul Razzaq Thahim: (a) 1300 schemes were proposed by the MNA's/Senators belonging to Balochistan during the last four years, out of their development funds. Out of these, 799 schemes have been completed (District-wise list attached).

(b) 501 schemes proposed by the said parliamentarians are at various stages of proces/execution.

LIST

District-wise schemes under Khushal Pakistan Programme-1

BALOCHISTAN

Position as on 2-5-2006

DISTRICT	Total No. of Schemes Funded	Total No. of Schemes Completed
QUETTA	178	86
CHAGAI/MASTUNG	87	65
PISHIN/ZIARAT	183	124
QILLA ABDULLAH	20	7
SIBI/KOHLU	64	48
KHUZDAR	156	128
KALAT/MASTUNG	62	43
KHARAN/PANJGUR	67	50
AWARAN/LASBELA	11	4
KECH/GWADAR	58	37
KACHHI	126	20
NASIRABAD	86	68
ZHOB/KILLA SAIFULLAH	104	47
LORALAI	98	72
TOTAL:	1300	799

I. No. of schemes proposed during the last four years = 36

II. No. of schemes completed = 22

III. No. of schemes under execution = 14

Mr. Presiding Officer: Any supplementary question? Yes, on his behalf Latif Khosa sahib.

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، میرا وزیر موصوف سے سوال یہ ہے کہ میں نے project دیے تھے Bar Association کے------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ابھی آپ نے ان کے کمرے میں جانا ہے سفارش لے کر، ذرا غور سے بات کرنا۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، جی بالکل ٹھیک ہے۔ جناب! میں نے کہا کہ میرے development funds میں سے ڈی جی خان میں، ملتان میں، بہاولپور میں اور لاہور میں لائبریری کے لیے اور health centres کے لیے projects دیے تھے تو وزیر موصوف کے پاس جب میں گیا تو کسی official نے اعتراض لگا دیا کہ یہ public welfare میں نہیں آتا ہے تو کیا یہ لائبریری جو lawyers کے لیے اور جو litigant sheds کے لیے ہیں یا جو health cares ہیں کیا وکلاء برادری public sector میں نہیں آتی؟ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ جو interpretation ہے، جو official کے اعتراضات ہیں وزیر موصوف اس کو waive کریں اور جناب اس پر ruling دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ when the members have been given a grant, it is they who decide what is in public interest and not the Ministry. جناب جج صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم (وفاقی وزیر برائے مقامی حکومت اور دیہی ترقی)، میں نے لطیف کھوسہ صاحب سے discuss بھی کیا ہے کیونکہ جو parameters ہیں اس میں public sector کو نہیں دیا جاتا۔ اگر حکومت کے ہوں تو وہ ہو سکتا ہے۔ میرے ہاتھ میں اگر ہوگا تو میں relax کردوں گا۔ اگر Cabinet میں جانا پڑا تو پھر دوسری بات ہے۔

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ، وزیر صاحب خود بھی ہمارے پیشے سے متعلق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ public welfare نہیں ہے تو پھر کون سی public welfare ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، تو سوال یہ ہے کہ جو کھوسہ صاحب نے آپ کو schemes دی ہیں، اپنی دانست میں سمجھتے ہوئے کہ یہ public welfare میں ہے، کیا آپ کی دانست میں وہ درست نہیں ہے یا درست ہے؟

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، میں نے تو عرض کیا ہے کہ میں examine کروں گا اس کو کہ یہ public sector میں آتا ہے یا نہیں کیونکہ private sector کے لیے یہ grant نہیں ہوتی۔ یہ 9 areas ہیں، میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ جس میں gas, education, اور پھر پانچ ہیں جس میں electricity, roads and telecommunication, health, sanitation, water supply, bulldozers under the Federal and Provincial Governments. یہ parameters ہیں جس میں ہوتا ہے۔ مگر میں نے پھر بھی کھوسہ صاحب کو کہا ہے کہ بیٹھ کر discuss کریں گے، اگر کوئی مسئلہ ہوا تو اس کو solve کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: I think the issue which is being raised, now is, once a member wants to allocate his grant to a certain project then, of course, if he, in his wisdom, thinks it is a part of public welfare, you should, of course, take notice of it.

Senator Justice (Retd) Abdul Razzaq Thahim: I will examine that.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ٹھیک ہے جی۔ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین، جناب چیئرمین! وزیر صاحب سے پوچھا گیا تھا کہ تیرہ سو schemes دی گئی ہیں جس میں سے 799 مکمل ہوئی ہیں۔ اس میں جو سکیم میں نے خود کوئٹہ

میں کچلاک کے لئے دی اس کا ذکر نہیں ہے۔ اس سکیم نے ایک سال میں مکمل ہونا تھا' اس کو چار سال ہوگئے ہیں۔ میں نے وزیر صاحب اور لوکل گورنمنٹ سے بھی درخواست کی تھی' پوچھا جائے کہ یہ سکیم کیوں مکمل نہیں ہوئی۔ یہ 82 لاکھ کی سکیم تھی۔ کیا وجہ ہے یہ مکمل نہیں ہوئی' یہ پینے کے پانی کی سکیم تھی۔ کیا وزیر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ جو سکیمیں مکمل نہیں ہیں اس کے لئے ان کی وزارت کیا کر رہی ہے؟ کیا طریقہ کار ہے کہ جس سکیم نے ایک سال میں مکمل ہونا تھا وہ چار سالوں میں کیوں مکمل نہیں ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی وزیر صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق، جو سوال پوچھا گیا تھا وہ فقط نمبر پوچھا گیا تھا وہ ہم نے جواب دیا ہے۔ نیا سوال آئے گا تو I will give them otherwise بھی میں assure کرتا ہوں کہ میں کل جا کر دیکھوں گا کہ کیوں مکمل نہیں ہوئی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ گزشتہ تین سالوں کے دوران ہمیں تین کروڑ روپے ملنے چاہیئے تھے' لیکن ہمیں اس وقت تک ان کا پچاس فیصد تک مل چکا ہے باقی ڈیڑھ کروڑ روپے کی سکیمیں ابھی تک انہوں نے ہم سے نہیں مانگیں۔ آیا انہیں وزیراعظم کی طرف سے یا کیبنٹ کا کوئی فیصلہ ہے کہ سینیٹر یا ایم این اے حضرات کے جو بھی allocation ہوئے ہیں 10 ملین per year انہوں نے ہمیں پانچ ملین دیئے ہیں اس کے متعلق ہمیں وضاحت فرمائیں' یہ فیصلہ کہاں سے ہوا ہے اور کب ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی تھہیم صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، سینیٹر صاحبان کے فنڈز 2003-04 سے شروع ہوئے ہیں اور ایم این ایز کے 2002-03 سے شروع ہیں۔ اس میں پہلے سال میں ایک کروڑ' پھر پچاس لاکھ' پھر پچاس لاکھ۔ یہ سارے allocations of funds ہماری منسٹری نہیں کرتی' پرائم منسٹر صاحب کے KP-I کے تحت آتے ہیں۔ KP-I میں پارلیمنٹ کے فنڈز ہیں اور KP-II میں وزیراعظم کی اپنی صوابدید ہے۔ جو ہمارے پاس پیسے آتے ہیں اسی کو ہم تقسیم

کرتے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جناب الیاس بلور صاحب۔

Senator Ilyas Ahmed Bilour: Let me tell you as Khosa sahib has said Minister sahib was very kind enough.

Ladies کی بات ہمیشہ کی جاتی ہے۔ Ladies club پشاور یونیورسٹی کی improvement کے لیے میں نے پانچ لاکھ روپے رکھے تھے۔ and that application has been sent وزیر صاحب نے کوشش بھی کی لیکن وہ کہتے ہیں کہ rules میں نہیں آتے۔ تو کیا لیڈیز سینیٹ میں بھی بیٹھی ہیں، قومی اسمبلی میں بھی ہیں، لیڈیز کو گورنمنٹ بھی کافی approve کرتی ہے تو لیڈیز کلب کی upgradation کے لئے میں نے پانچ لاکھ روپے اپنے فنڈ میں سے allocate کیے تھے۔ وہ نیچے سٹاف والوں نے واپس کر دیئے۔ وزیر صاحب نے کوشش بھی کی اور وہ کہتے ہیں کہ اس criterion میں نہیں آتے۔ جیسے کھوسہ صاحب نے کہا میں بھی یہی کہتا ہوں کہ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چیز اس میں آتی ہے تو اسے ہونا چاہیئے۔ اس کی اجازت دینی چاہیئے۔ یہ تو نہیں کہ ایک no item بنا دیا ہے اس کو criterion میں رکھا جائے۔

Mr. Presiding Officer: You have to take it up separately. We will come to question No. 3.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سینیٹر آغا پری گل ، جناب چیئرمین! میں ان کی بالکل تائید کرتی ہوں کہ اسے لیڈیز کلب کے لیے دینا چاہیئے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں وزیر صاحب سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو ہمارے سینیٹر ریٹائر ہوگئے ہیں انہوں نے جتنی بھی سیکیں اپنے علاقوں کے لیے دی ہیں وہ ساری انہوں نے cancel کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، یہ تو ان پر پرچے بھی دے رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، عرض یہ ہے کہ جو گورنمنٹ نے لسٹ بنائی ہے وہ لسٹ

اگر ترمیم نہ ہو تو وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

سینیٹر آغا پری گل ۔ جناب چیئرمین! وہ پیوانا ان کا استحقاق ہے جب وہ سینیٹر تھے۔ اب چلے گئے ہیں تو یہ انہوں نے cancel کر دیئے۔ یہ تو زیادتی ہے۔ پھر ہمارے ساتھ بھی ایسے ہی ہو گا۔ مجھے اس کا جواب چاہیئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یقیناً۔ جی وزیر صاحب۔

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم ۔ وفاقی وزیر برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی) ۔ جناب والا! یہ جو retired Senators کے funds ہیں اس میں یہ فیصلہ ہوا کہ گیارہ مارچ تک جو بھی schemes انہوں نے دی ہیں وہ آ جائیں گی اس میں کوئی curtail نہیں ہو گا۔ 12 مارچ سے جب کوئی سینیٹر نہیں رہا تو وہ اسکیمیں جو 12 مارچ سے آئیں گی وہ نہیں ہوں گی، دوسرے جو آئیں گے ان کو ملے گا۔

سینیٹر آغا پری گل ۔ جناب چیئرمین صاحب کتنے افسوس کی بات ہے۔ اس طرح ہم لوگ floor پر غلط بیانی کریں۔ میں ان سینیٹروں کی بات کرتی ہوں جو ------

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ان کا سوال یہ نہیں ہے کہ کس تاریخ کو سکیم دی ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ وہ schemes جو Senators دے گئے ہیں جو اب سینیٹر نہیں رہے، آپ نے وہ سکیمیں ان کے جانے کے بعد کالعدم قرار دے دی ہیں۔ کیا یہ درست ہے؟

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم ۔ جناب والا! جو schemes انہوں نے دی ہیں وہ مجھے ایک بھی point out کریں کہ کس کی ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کہتے ہیں کہ نہیں cancel کیں۔ وہ کہہ رہے ہیں، ان کی بات سن لیں۔

سینیٹر آغا پری گل ۔ لوگوں نے ان کو لیٹر بھیجا ہے کہ جناب آپ چونکہ اب سینیٹر نہیں ہیں تو آپ کا یہ پراجیکٹ ختم ہو گیا ہے ۔ دیکھیے آدھی دیوار بنی ہوئی ہے اور آدھی نامکمل ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اگر وہ کہہ رہے ہیں تو آپ ان کو point out کریں۔

سینیٹر آغا پری گل، تو کہہ رہی ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے۔ جی فرمائیے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب والا! یہ پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر approve کیا تھا اور ہم نے کوئی غلط مطالبہ نہیں کیا' ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ وہ Senators جو ریٹائر ہو رہے ہیں ' ان کی وہ تمام سکیمیں جو شروع ہو چکی ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ محض ان کے ریٹائر ہونے کی وجہ سے ان کو abundant نہ کیا جائے اور جو ہو رہا ہے وہ یہی ہے کہ اسے abundant کیا جا رہا ہے ' جو غلط ہے یعنی wastage of resoruces بھی ہے اور سینیٹ کی متفقہ قرارداد کی خلاف ورزی بھی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Let us take assurance from the Minister. Mr. Thahim.

سینیٹر جسٹس (ریٹائرڈ) عبدالرزاق تھہیم، جناب جو قرار داد سینیٹ کی ہے میں اس کی summary پرائم منسٹر صاحب کو بھیج رہا ہوں۔ اس کا ہم نے حل کیا ہے اور discuss بھی کیا ہے ۔ ایک دو روز میں summary وزیر اعظم صاحب کو چلی جائے گی۔

Mr. Presiding Officer: Now, we come to last question No. 3. Dr. Muhammad Ismail Buledi.

3. *Senator Dr. Muhammad Ismail Buledi: Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state whether the Government has recently received any request from the Korean Government for Pakistani Manpower, if so, the number of workers requested for by that government?

Mr. Ghulam Sarwar Khan: The Government of Pakistan has not received any manpower demand from Korean Government in recent past.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary? Yes Mr. Liaquat Bungalzai.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! جناب وزیر موصوف اس وقت تشریف فرما ہیں، میں نے ایک مرتبہ پہلے بھی ان سے personally request کی تھی کہ پاکستان سے جو بھی افرادی قوت بیرون ملک بھیجنا چاہتے ہیں یا آپ کو وہاں سے کوئی offer ملتی ہے تو میں نے ان کو بہترین suggestion یہ دی تھی کہ آپ MNA's اور Senators کے لیے بھی کوئی کوٹہ رکھیں تاکہ وہ اپنے اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، جس معیار کے آپ کو بندے چاہئیں، جو criteria آپ نے رکھا ہے، آپ ان کو بتا دیں وہ اسی criteria کے آدمی آپ کو دیں گے۔ اس حوالے سے انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ میں یہ وزیر اعظم صاحب سے take up کر لوں گا۔ اب پتا نہیں کہ انہوں نے یہ مسئلہ پرائم منسٹر صاحب سے discuss کیا ہے یا نہیں؛ لیکن مسئلہ اب بھی وہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا، چلیں انڈونیشیا والا مسئلہ حل ہو گیا اور ملائشیا والا حل ہوا۔ اب کوریا میں اگر ایسی بات ہے کہ جیسا کہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ نہیں اب تک ایسی کوئی بات نہیں ہے لیکن براہ مہربانی پرائم منسٹر صاحب سے یہ ضرور discuss کر لیں، اور سنا ہے کہ اب مزید کھیپ ملائشیا بھیج رہے ہیں تاکہ ہم جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ہم بھی پاکستان کے عوام کی نمائندگی کرتے ہیں، ہم میں سے بھی کم از کم ہر ایک سینیٹر اور ایم این اے کو کوئی سو سو آدمیوں کا کوٹہ دیں تاکہ ہم ان کو بھیج سکیں۔ میں آپ کی رولنگ بھی چاہتا ہوں۔

(اس موقع پر ہاؤس میں اذان مغرب سنائی دی)

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین! میں اپنی بات مکمل کر لوں؟

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سوال ہو رہا تھا آپ تقریر پر آ جاتے ہیں۔ گزارش یہ ہے انہوں نے ناں میں جواب دے دیا ہے تو جو اس کے متعلقہ سوال ہے وہ کیجئے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، نہیں متعلقہ سوال سے ہٹ کر میں نے کہا تھا کہ اگر وہ ملائشیا بھیجنے والے ان---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، ملائشیا کا ذکر اس میں نہیں ہو رہا ہے۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، اس میں نہیں ہے جی لیکن ایک policy matter پر---

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جی وزیر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب غلام سرور خان (وفاقی وزیر برائے محنت، افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیز)، جناب! سوال یہ تھا کہ آیا کوریا سے حکومت کوئی demand لائی ہے؟ اس کا جواب تھا کہ so far نہیں۔ جواب تو یہ ہے لیکن بہرحال اس ہاؤس کی اطلاع کے لیے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ اجازت دیں۔

جناب چیئرمین! فی الحال کوریا کے ساتھ private sector میں manpower export ہو رہی ہے 2000ء سے onward۔ پچھلے سال تک ہم نے سات ہزار چار سو تیئس لوگ کوریا بھجوائے ہیں جو کہ وہاں خدمات سر انجام دے رہے ہیں اور مطمئن ہیں۔ اس سال private sector میں جو ہمارے دو private promoters کام کر رہے ہیں، ان کے پاس تقریباً ایک ہزار workers کی demand آئی ہے جو کہ under process ہے اور یہ business private sector میں ہے لیکن میں خوشی سے یہ بات بھی بتانا چاہوں گا کہ first time پاکستان کی تاریخ میں Korean government نے پاکستان کو Source countries کی list میں شامل کر لیا ہے۔ جن ممالک سے وہ manpower import کرتے ہیں، ان ممالک کی فہرست میں پاکستان کو بھی شامل کر لیا ہے اور پچھلے ماہ ان کا ایک delegation بھی آیا۔ انہوں نے ہمارا system بھی دیکھا اور اس پر وہ satisfy ہو کر واپس گئے اور واپس پہنچ کر وہاں کی Labour Ministry نے public sector میں، پہلے تو وہ business کر رہے تھے private sector میں، وہاں سے انہوں نے ایک MOU بھجوایا۔ پاکستان کو source countries کی لسٹ میں تو پہلے شامل کیا لیکن اب انہوں نے MOU بھجوایا جو کہ ہم نے Law Department کو بھجوایا ہے۔ وہ اس کو examine کر رہے ہیں۔ اس کے بعد Cabinet approval دے گی اور جون ہی میں ہم نے اس MOU کو sign کرنا ہے اور اس MOU کے sign ہونے کے بعد جن تین ممالک کے لیے کورین حکومت نے demand مختص کی ہے ان میں چین، پاکستان اور

کمبوڈیا ہیں اور ان کے لئے انہوں نے allocation دس ہزار construction workers کی' کی ہے' جس میں قریباً 3333 ہمارا share بنتا ہے۔ یہ ایک سال کی demand ہے۔ یہ under process ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک نیا MOU ہمیں ملا ہے اور امید ہے کہ اس میں ہمیں کامیابی ہو گی۔ اس سال ۶ ماہ میں ہم نے 3300 workers بھجوانے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Thank you very much. This brings us to the end of the Question Hour. We adjourn now for prayer to meet again at 7.45 p.m. Thank you very much.

4. *Senator Gulshan Saeed: Will the Minister for Women Development be pleased to state:

(a) the names, designation, educational qualifications and place of domicile of the persons appointed in the Women Crisis Centres in the country during the last two years; and

(b) the number of posts lying vacant in the said centers and the time by which the same will be filled in?

Ms. Sumaira Malik: (a) The detail of employees working in the Crisis Centres at Islamabad, Lahore, Karachi, Peshawar, Quetta, Vehari, Sahiwal, Mianwali and Kohat, is at Annexure-I.

(b) The detail of the posts lying vacant in the said centres and the time by which the same will be filled in, is at Annexure-II.

(c) The Ministry has also established ten (1) more Crisis Centres for Women in Distress at Sialkot, Multan, Mirwala, Faisalabad, Bahawalpur, Hyderabad, Nawabshah, Abbottabad, Sibi and Mirpur (AJK), All the posts in these Centres are presently vacant (Annexure-II). However, the

Departmental Selection committees have been advised to initiate process of making recruitment, giving preference to the residents of respective districts. These Centres will hopefully become operational by the end of May, 2006.

Annexure-I

Family Protection and Rehabilitation Centre, Islamabad

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Miss. Nishat Bashir, Manager, Shelter Home	October 2004 to date	M.A. Sociology	Punjab
2.	Mr. Shabbir Jan, teacher	October 2004 to date	M.Ed	NWFP
3.	Ms. Bushra Riffat, Case Manager	October 2004 to November, 2005 (Resigned)	M.A. Applied Psychology	Punjab
4.	Mr. Ali M. Khan, Security Guard	October 2004 to September, 2005 (Died)	Matric	NWFP
5.	Mr. Nadeem Sati, Security Guard	October 2004 to November, 2005 (Died)	Matric	NWFP
6.	Mr. Abdul Ghafoor, Chowkidar	October 2004 to February, 2005 (Resigned)	Matric	Islamabad
7.	Mr. Faisal Maseeh, Sweeper	October 2004 to October, 2005 (Resigned)	Nil	Islamabad
8.	Mr. Ahmed Hussain, Cook	March 2005 to July, 2005 (Resigned)	Middle	NWFP
9	Miss Sajida Nasreen, Case Manager	February 2006 to date	M.A. Anthropology	Punjab
10.	Miss Talat Server, Psychiatrist	February 2006 to date	M. Phil	Punjab
11.	Mr. Sarver Shah, Security Guard	February 2006 to date	Matric	NWFP
12.	Mr. M. Siddique, Security Guard	February 2006 to date	F.A.	Punjab
13.	Mr. Fayyaz Khan, Chowkidar	February 2006 to date	Middle	NWFP
14.	Mr. Mazhar Hussain, Cook	February 2006 to date	Middle	Punjab
	Crisis Centre, Islamabad			
1.	Mrs. Saira, Manager	October 2004 to date	M.A. Psychology	N.A.
2.	Miss. Anjum Zafar, Law Officer	October 2004 to date	B.A, LLB	Punjab
3.	Miss Imrana Jabeen, Social Counselor	October 2004 to date	M.A. Sociology	NWFP
4.	Miss Bushra Masood, Social Counselor	October 2004 to date	M.A. Applied Psychology	Punjab
5.	Mr. Zulfiqar, Office Assistant	October 2004 Resigned	B. Com	Sindh

6.	Mst. Naseem Akhtar, Aiya	October 2004 to March, 2006 (Resigned)	Middle	Islamabad
7.	Mst. Khursheed Begum. Aiya	October 2004 to November, 2004 (Resigned)	Middle	-
8.	Mr. M. Shabbir, Security Guard	October 2004 to 31.12.05 (Dismissed)	-	-
9.	Mr. Nadeem Abbas, Security Guard	October 2004 to date	F.A.	Punjab
10.	Mr. Abdul Hanif, Driver	February 2004 to date	Middle	Islamabad
11.	Mr. Mushtaq Hussain, Security Guard	February 2006 to date	Middle	AJK
12.	Mst. Nasreen Akhtar, Aiya	February 2006 to date	Middle	Punjab
13.	Mr. Shajar Hussain, Chowkidar	February 2006 to date	Middle	Punjab
14.	Mst. Nasreen, Sweeper	October 2004 to date	-	Punjab.

Crisis Centre for Women in Distress Lahore

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	• Mrs. Rabia Usman Manager	16.01.06 to date	M.Sc Food & Nutrition (Ph.D in progress)	Punjab
	• *(Ms. Sabika Jaffery, Manger*	23.03.05 to 09.09.05 (services terminated)	MA Mass Com.	
2.	Ms. Farnaz Khan Social Welfare Officer	23.03.05 to date	MA Social Work	Punjab
3.	Mr. Zubair Khalid Legal Officer	23.03.05 To date	BA LLB	Punjab
4.	Ms. Saima Naheed Office Assistant	21.08.05 to date	M.Sc Psychology	Punjab
	(Ms. Rehana Mussarat, Office Assistant	23.03.05 to 10-08-05 (Resigned)	BA	
5.	Mr. Hamayun Khan, Driver	23.03.05 to date	Metric	NWFP
6.	Mrs. Kousar Parveen, Aya/Cook	23.03.05 to data	Primary	Punjab
7.	Mr. Muhammad Ikram, Sweeper	23.03.05 to 5-09-05	Primary	Punjab
8.	Mr. Muhammad Bashir, Security Guard	23.03.05 to 08-10-05 (Resigned)	FA	Punjab
9.	Mr. Muhammad Mumt Chowkidar	23.03.05 to date	Primary	Punjab

Crisis Centre for Women in Distress, Mianwali.

Sr. No.	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Ms. Zubaida Shahid, Manager Ms. Zaib Mehwish	09-02-06 to date 14-03-05 to 8-02-06 (resigned)	M.Sc Psychology	Punjab
2.	Mr. Qudaratullah, Legal Officer	14.03.05 to date	LLB	Punjab
3.	Ms. Sumaira Siddiq Social worker	14.03.05 to date	MA Education	Punjab
4.	Ms.Sumaira Karim	14.03.05 to date	Office Assistant	Punjab
5.	Mr. Muhammad Yousaf Driver	March, 2006	Middle	Punjab
6.	Mr. Habib-ur-Rehman Security Guard	14.03.05	Middle	Punjab
7.	Ms. Shamoona Nazli Cook	14.03.05	Metric	Punjab
8.	Mr. Irfan Masih Sweeper	March, 2006	Literate	Punjab
9.	Mukhtar Ahmed Chowkidar		Literate	Punjab
10.	Farooq Masih Sweeper	14.3.05 to March, 2006 (Resigned)	Literate	Punjab
11.	M. Akbar	14.03.05 to March, 2006(resigned)	Literate	Punjab

Crisis Centre for Women in Distress, Sahiwal

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Ms. Samina A Rehman, Manager	10-10-2001 to date	B.Ed MA (Eng)	Punjab
2.	Ms. Fozia Jabeen, Social Welfare Officer	16-10-2004 to date	MA (Eco)	Punjab
3.	Law Officer			
4.	Ms. Summara Jabeen, Office Assistant	06-01-2006 to date	B.Sc. Ed	Punjab
5.	Ms.Parveen Akhtar Aya	10-10-2001 to date	Primary	Punjab
6.	Mr. Safdar Qazafi, Driver	16-10-04 to date	Matric	Punjab
7.	Mr. Muhammad Ehsan,	04-10-2001 to date	Middle	Punjab

	Chowkidar			
8.	Mr. Jamil Masih Sweeper	10-10-2001 to date	Middle	Punjab

Crisis Centre for Women in Distress, Vehari

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Ms. Munaza Khalid Manager	13.08.98 to date	M.Sc Sociology	Punjab
2.	Ms. Rani Barkat, Law Officer	21.10.02	MA LLB	Punjab
3	Ms. Zara Batool Social Advisor	20.11.99 to 04.03.04	---	Punjab
4.	Ms. Rukhsana Nisha, Assistant	30.12.03	M.Sc	Punjab
5.	Ms. Irshad Kausar Aya	09.03.02	FA	Punjab
6.	Ms. Razia Begum Aya	09.03.02	Middle	Punjab

Crisis Centre for Women in Distress, Karachi

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Mrs. Mithan Khadim, Manager	14.04.05 to date	MA Sociology	Sindh
2	Ms. Zainab, Law Officer	12.04.05 to date	BA LLB	Sindh
3	Ms. Urooj Jawid, Social Worker	10.04.05 to date	MA Women Studies	Sindh
4	Ms. Rubina Amir Assistant	03.02.06 to date	BA	Sindh
5	Ms. Sadia Khan Aya/Cook/Maid	12.12.05 to date	Matric	Sindh
6	Mr. Ahmer Abbas Driver	14.04.05	Middle	Sindh
7	Mr. Kamran John Chowkidar	01.12.05	Middle	Sindh
8.	Mr. Mohmood Zuhrani Security Staff	03.12.05	Matric	Sindh
	Detail of Staff who have resigned from their posts			
1.	Ms. Shazia Bibi, Lady Assistant	11.11.05 to 31.12.05	BA	Balochistan
2.	Ms. Nazneen, Aya/Maid/Cook	9.4.05	Matric	Sindh
3.	Mr. Nauman Abbasi, Chowkidar	09.04.05 to 15.09.05	Matric	Sindh
4.	Mr. Rajan, Sweeper	13.04.05 to 20.04.05	Primary	Sindh
5.	Mr. David Gill, Sweeper	2.12.05 to 13.04.06	Middle	Sindh

Crisis Centre for Women in Distress, Peshawar

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Mss Javaria Bokhari, Manager (	29-03-05 to 28-12-05 (Resigned)	Ph.D Psychology	NWFP
2.	Mr. Waheedullah Legal Officer	20-04-05 to date	BA, LLB	NWFP
3.	Ms. Shahida Parveen, Social Worker	15-04-05 to date	M.A Sociology, B.Ed	NWFP
4.	Ms. Uzma Rani, Lady Assistant	29-03-05 to date	BA, B.Ed	NWFP
5.	Mr. Khalid Khan, Driver	31-03-05 to date	NIL	NWFP
6.	Mr. Javed Khan, Security Guard	20-05-05 to date	Primary	NWFP
7.	Mr. Kiffayatullah, Watchman	08-03-05 to date	NIL	NWFP
8.	Ms. Rozina Parveen, Cook/Maid	22-03-05 to date	NIL	NWFP
9.	Mr. Farraz Gul, Sweeper	31-03-05 to date	NIL	NWFP

Crisis Centre for Women in Distress, Kohat

Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Ms. Aneela Rehman Manager	12.01.05 to date	MA Anthropology	NWFP
2.	Ms. Musarat Shafeeh Legal Officer	12.01.05 to date	MA/LLB	NWFP
3.	Ms. Uzma Seemi Social Worker	12.01.05 to date	MA	NWFP
4.	Ms. Naureen Nargis Assistant	12.01.05 to date	MA/B.Ed	NWFP
5.	Mr. Adam Khan Driver	12.01.05 to date	Middle	NWFP
6.	Mr. Zahid Hussain Security Guard *(Mr. Hameed Hussain worked as Security/G from February-15th April, 05)*	16.08.05	Matric	NWFP
7.	Ms. Nageena Bibi Aya/Cook	12.01.05 to date	Matric	NWFP
8.	Mr. Muhammad Jamshaid Watchman	16.01.06 to date	Middle	NWFP
9.	Ms. Rubina Bibi Sweeper	12.01.05 to date	Un-educated	NWFP
10.	Muhammad Tahir Watchman	12.01.05 to 15.01.06 (Resigned)		

Crisis Centre for Women in Distress, Quetta				
Sr. No	Name & Designation	Tenure of appointment	Qualification	Domicile
1.	Ms. Ambreen Naz Syed, Manager	01-02-05 to date	Master in Clinical Psychology	Balochistan
2.	Mr. Gulistan Mohammad Somroo, Legal Officer	01-02-05 To date	BA, LLB	Balochistan
3.	Ms. Huma Zafar, Social Worker(Resigned)	01-02-05 To 17-03-05	MA Social Work, LLB	Balochistan
	Ms. Shah Bibi, Social Worker (Resigned)	05-01-05 to 10-11-05	BA	Balochistan
4.	Ms. Farzana Ghulam Ali, Social Worker	(Working Voluntarily)	BA Social Work & Political Science)	Balochistan
5.	Ms. Zarina Abdul Latif, Office Assistant	01-02-05 to date	BA (Social Work & Political Science)	Balochistan
6.	Ms. Amna Bibi, Aya	01-05-05 to date	Primary	Balochistan
7.	Mr. Ghulam Rasool, Driver	01-02-05 to date	Primary	Balochistan
8.	Ms. Fateh Mohammad, Chowkidar	01-02-05 to date	Primary	Balochistan
9.	Ms. Zeenat Arif, Sweeper	01-05-05 To date	Primary	Balochistan
10	Ms. Abdul Manan, Security Guard,	02-01-05 to 28-04-05	NIL	Balochistan
	Mr. Gul Hassan, Security Guard	01-06-05	Middle	Balochistan

Annexure-II

Family Protection and Rehabilitation Centre Islamabad			
Sr. No.	Name of Post	No. of Posts	Qualification
1.	Office Assistant	01	BA/B.Sc/B.Com Computer literate
2.	Aaya	01	At least Middle
3.	Sweeper	01	----
Crisis Centre for Women in Distress, Lahore			
1.	Security Guard	01	At least Primary Ex-Army personnel to be preferred
Crisis Centre for Women in Distress, Sahiwal			
1.	Law Officer	01	BA LLB
2.	Security Guard	01	At least Primary Ex-Army personnel to be preferred

Crisis Centre for Women in Distress, Vehari			
1.	Social Welfare Officer	01	MA/MSC in any Social Science
2.	Security Guard	01	At least Primary Ex-Army personnel to be preferred
Crisis Centre for Women in Distress, Karachi			
1.	Lady Assistant	01	BA/B.Sc/B.Com Computer literate
2.	Driver	01	At least Middle with valid Driving Licence
3.	Chowkidar	01	At least Middle with valid Driving Licence
4.	Security Guard	01	At least Primary Ex-Army personnel to be preferred
5.	Sweeper	01	---
Crisis Centre for Women in Distress, Peshawar			
1.	Manager	01	MA/MSC in any Social Science
Crisis Centre for Women in Distress, Quetta			
1.	Social Worker	01	MA/MSC in any Social Science
Crisis Centres for Women in Distress at Sialkot, Faisalabad, Multan, Bahawalpur, Mirwala, Hyderabad, Nawabshah, Abbotabad, Sibi & Mirpur (AJK) (Newly Established).			
1	Manager	1 x10=10	MA/MSC in any Social Science
2.	Legal Officer	1 x10=10	BA LLB
3.	Social Welfare Officer	1 x10=10	MA/MSC in any Social Science
4.	Lady Assistant	1 x10=10	BA/B.Sc/B.Com Computer literate
5.	Aaya/Maid/Cook	2 x10=20	At least Middle
6.	Driver	1 x10=10	At least Middle with valid Driving Licence
7.	Chowkidar	1 x10=10	At least Middle Ex-army personnel to be preferred
8.	Security Staff	1 x10=10	At least Primary Ex-Army personnel to be preferred
9.	Sweeper	1 x10=10	

5. Senator Gulshan Saeed: Will the Minister for Women Development be pleased to state:

(a) the details of functions of women crisis centres in the country;

(b) the funds allocated to the said centres during the last two years and details of utilization of the same; and

(c) the number of women who have been provided shelter by those centres during the last two years?

Ms. Sumaira Malik: (a) Provision of following services fall within the purview of the functions of the Crisis Centres for Women in Distress:-

* Temporary shelter.
* Free legal aid.
* Free medical aid.
* Social Counseling.
* Psychological Counseling.
* Establishing linkages with law enforcing agencies/police complaint cells.
* Micro credit.
* Telephone Helpline.

(b) The detail of funds allocated to the said centres during the last two years and details of utilization is at Annexure-I.

(c) There is only one Shelter Home at Islamabad which provides shelter facility to the needy women. Since its establishment in 2004 it has

provided shelter to 259 women. In deserving cases this Centre provides shelter up to a period of six month to the needy women. After 8th October, 2005 this Centre has also provided shelter to about 655 earthquake affectees.

In March 2005 the Crisis Centre at Lahore was converted into Crisis Centre-cum-Shelter Home and since then it has provided shelter to 50 women. The Crisis Centre for Women in Distress at Rawalpindi is yet under construction and hopefully it will be operationalized during 2006-2007.

Other seven Crisis Centres do not have any shelter facility. However, the victims are provided temporary shelter in these centres for a maximum time period of 48 hours. Brochure for Crisis Centre and Shelter Homes is enclosed.

Annexure-I

DETAILS OF FUNDS ALLOCATED TO THE CIRISIS CENTRES ALONGWITH THE DETAILS OF UTILIZATION

Rs. in million

S. No.	Name of Project	Allocation 2003-04	Utilization 2003-04	Allocation 2004-05	Utilization 2004-05
1.	Crisis Centre for Women in Distress, Lahore	---	---	1.500	1.500
2.	Crisis Centre for Women in Distress, Karachi	---	---	1.500	1.500
3.	Crisis Centre for Women in Distress, Peshawar	---	---	1.500	1.500
4.	Crisis Centre for Women in Distress, Quetta	0.500	---	1.500	1.500
5.	Crisis Centre for Women in Distress, Mianwali	1.000	---	1.500	1.500
6.	Crisis Centre for Women in Distress, Sahiwal	0.500	0.500	0.750	0.750
7.	Crisis Centre for Women in Distress, Vehari	1.000	0.450	0.750	0.750
8.	Crisis Centre for Women in Distress, Kohat	1.000	---	1.500	1.500
9.	Crisis Centre for Women in Distress, Rawalpindi	---	---	2.250	2.250
10.	Family Protection and Rehabilitation Centre Islamabad.	1.000	0.700	2.573	2.573
	Total	**5.000**	**1.650**	**15.323**	**15.323**

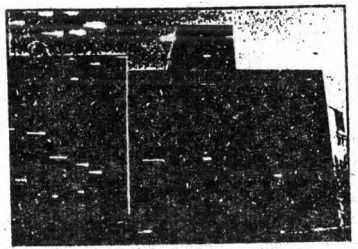

Introduction

The Ministry of Women Development (MoWD) is managing and operating Crisis Centres and Shelter Homes in selected cities of Pakistan. These are being run in active collaboration with prominent local NGOs, working on voluntary basis. The network is being expanded to other cities.

The Ministry is collaborating with an NGO consultative committee and has set up a crisis center for women in Islamabad.

Victims of violence can share their sufferings in strict confidentiality with volunteers and social workers and are given assistance and guidance by medical and legal experts in overcoming the trauma of pain and humiliation. The center is equipped with facilities including shelter home and 24 hour helpline.

Violence against women is intolerable and calls for your support in combating the passive acceptance of this crime. Let us make a beginning by changing perceptions.

Services available

24 Hours Free

Temporary place for victims of violence in emergencies:

- ☐ Medical aid
- ☐ Legal aid
- ☐ Social counseling
- ☐ Psychological counseling
- ☐ Investigation of cases of violence
- ☐ Establishing linkages with law enforcing agencies / police complaint cells
- ☐ Training for micro credit entrepreneurship
- ☐ Rehabilitation through microfinance
- ☐ Provision of interest free credit upto Rs. 15000/- in each case.

Advisor to Prime Minister, Mrs. Nilofar Bakhtiar interacting with a violence victim.

Shelter Home

Home for women who need shelter, care and counselling for more than 24 hours, a refuge is available in our Shelter Home.

All women should know that

Article 25 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan states that:

1. All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.
2. There shall be no discrimination on the basis of sex alone.
3. Nothing in this article should prevent the state from making any special provision for the protection of women and children.

- ☐ Domestic violence is not an internal family matter. It is a crime.
- ☐ No one has the right to inflict violence on another, whatever the reason.
- ☐ We believe that cruelty and torture against any human being must not go unnoticed and unaddressed.

Emergency Contact

24 hours service

- Project Manager Crisis Centre, Islamabad
  Tel: 051 - 9257631 - 32
- Women Police Station, Islamabad.
  Tel: 051 - 9222596
- Women Police Station, Rawalpindi.
  Tel: 051 - 9270601 / 289
- Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad.
  Tel: 051 - 9261170 - 9
- District Headquarters Hospital, Rawalpindi.
  Tel: 051 - 5556320 - 6
- General Hospital, Rawalpindi.
  Tel: 051 - 9290301 - 9
- Police Emergency
  Tel: 15
- Section Officer, Social Empowerment (MoWD)
  Islamabad Tel: 9201106

Caring for Women

Please contact without fear and Hesitation

Crisis Centre for Women in Distress, Islamabad
Behind the City School, Sector H-8/1, Islamabad
Tel: 051 - 9257631, 051 - 9257632

Crisis Centre For Women in Distress, Sahiwal
Street No. 2, Y - Block Tariq Bin Ziad Colony,
Tel: 0441 - 63155

Crisis Centre for Women in Distress, Vehari
E-Block near Imambargah Hydari Chowk
Tel: 0693 - 65440

More centres in Pipeline by 30 June 05

- Karachi
- Rawalpindi
- Lahore
- Mianwali
- Quetta
- Kohat
- Peshawar

Services are free of chrage
and mostly provided by female project staff

Counselling session at the Crisis Centre.

- Till June 04, Government of Pakistan has spent **Rs. Six Million** on its Islamabad Project.
- Total no. of Woman survivors who were provided relief : 2788.

Survivor of violence at the Police Complaint Cell Kohsar, Islamabad.

Please Call for Help
24 hour Help Line
UAN: 111 - 121 - 314

January, 2005

caring for women in distress

Crisis Centres and Shelter Homes

Ministry of Women Development
Government of Pakistan

6. Senator Gulshan Saeed: Will the Minister for Women Development be pleased to state the amount allocated to the Ministry of Women Development during the last three fiscal years and details of its utilization with head-wise and year-wise break up?

Reply not received.

7. *Sahibzada Khalid Jan: Will the Minister for Education be pleased to whether there is any proposal under consideration of the Government to establish a Cadet College in Malakand Division, if so, when?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Yes, in terms of Prime Minister's directive, a proposal for establishment of Cadet College at Swat in Malakand Division is under consideration of the Government.

The Government of NWFP has been asked to prepare the PC-1 of the scheme. After its approval by the competent forum the college will be established.

8. *Senator Sahibzada Khalid Jan: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the national highway in Malakand Division is in a dilapidated condition, if so, the time by which it will be repaired;

(b) the extent of work completed so far on Dargai-Chakdara section of that road; and

(c) whether it is also a fact that the contractor of the said section of

the road left the work incomplete, if so, the action taken against him?

Reply not received.

9. *Senator Razina Alam Khan: Will the Minister for Environment be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to make arrangements of international standard for the disposal of garbage and waste material in the country, if so, its details?

Makhdoom Syed Faisal Saleh Hayat: No, as the subject of Solid Waste Management is with the Local Government. However, while keeping in view the significance of the issue M/o Environment has developed the Guidelines for Solid Waste Management. These Guidelines for Solid Waste Management were developed by JICA Expert stationed at Pak-EPA and are based on the international best practices and taking into account the local conditions. These are being circulated to the Local Governments.

10. *Senator Prof. Muhammad Ibrahim Khan: Will the Minister for Education be pleased to state the names educational qualifications and experience of the persons working on contract basis in Curriculum Wing, Ministry of Education indicating also the salaries, allowances and other fringe benefits admissible to them?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: Detail of Consultants (MP-I & II) working on contract basis in Curriculum Wing, Ministry of Education

alongwith their educational qualifications , experience , salary , allowances and other fringe benefits admissible may be seen at Annex-I.

Detail of supporting staff working with Consultants may be seen at Annex-II.

ANNEX-I

Detail of consultants working on contract basis in Curriculum Wing, Ministry of Education.

Name	Educational Qualification	Experience	Salary in Rs.	Allowances & other fringe benefits	
Prof. Dr. Muhammad Tahir , Consultant (MP-I)	-M.Sc (Math) -M.Phil (Math), Ph.D(Math)	27 Years	130,000/- P.M.	- House Rent Allowance - Utilities Expenses @ 5% of Pay.	Rs.50,000 P.M Rs.6,500/- P.M
				-1300 CC Car	340 Liters Petrol P.M.
				TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
				TA/DA on official duty abroad.	As admissible to civil servants in category –I
				Medical facilities	As admissible to civil servants

Mrs. Zareen Jamshed, Consultant (MP-II)	-M.A (Edu), M.A (English Literature)	17 Years	50,000/- P.M.	- House Rent Allowance - Utilities Expenses @ 5% of Pay.	Rs.30,000 P.M Rs.2,500/- P.M
				-1300 CC Car	270 Liters Petrol P.M.
				TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
				TA/DA on official duty abroad.	As admissible to civil servants in category –I
				Medical facilities	As admissible to civil servants
Dr.Seemal Jelani, Consultant (MP-II)	-M.Sc (Chemistry) -Ph.D (Chemistry)	15 Years	50,000/- P.M.	- House Rent Allowance - Utilities Expenses @ 5% of Pay.	Rs.30,000 P.M Rs.2,500/- P.M
				-1300 CC Car	270 Liters Petrol P.M.
				TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
				TA/DA on official duty abroad.	As admissible to civil servants in category –I
				Medical facilities	As admissible to civil servants
Dr. Firdous Zahra Bashir Consultant (MP II)	-M.Sc (Physical Chemistry), -M.Phil (Physical Chemistry), -Ph.D (Fossil Fuels & Environmental Geochemistry	19 Years	50,000/- P.M.	- House Rent Allowance - Utilities Expenses @ 5% of Pay.	Rs.30,000 P.M Rs.2,500/- P.M
				-1300 CC Car	270 Liters Petrol P.M.
				TA/DA on domestic official tour	As admissible to civil servants of the highest category
				TA/DA on official duty abroad.	As admissible to civil servants in category –I
				Medical facilities	As admissible to civil servants

ANNEX-II

Detail of supporting staff working with Consultants (MP-I & MP-II) on contract basis in Curriculum Wing Ministry of Education.

Name/Designation	Educational Qualification	Experience	Basic Pay per month in Rs.	Allowances & other fringe benefits	
Syed Iftikhar Hussain Jafry (PS to Consultant MP-I) (Bs-17)	B.A.	16 years	7140/-	- House Rent Allowance	Rs.3213 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.1240/-
				Special Pay	Rs.400/-
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Mehran Khan, PA/ Stenographer (BS-15)	B.A.	2 years	3780/-	- House Rent Allowance	Rs.1701 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Adnan Ali Assistant (BS-11)	B.A.	3 years	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Rehmatullah Assistant (BS-11)	B.A. /B.Ed	-	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Abdul Rauf Assistant (BS-11)	B.A.	-	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr.Ayaz Ahmed Assistant (BS-11)	B.Sc.	-	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants

Mr. Akhtar Ali Assistant (BS-11)	B.A.	-	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Raja Wasif Latif Assistant (BS-11)	B.A.	-	2980/-	- House Rent Allowance	Rs.1341 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.680/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Arshad Iqbal Driver (BS-4)	Middle.	10 years having LTV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr.Zahid Abbas Shah Driver (BS-4)	Middle	10 years having LTV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Muhammad Naeem Driver (BS-4)	Primary	4 years having LTV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Muhammad Zaheer Khan Driver (BS-4)	Primary	15 years having LTV / PSV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.

				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Yar Shah Driver (BS-4)	Primary	20 years having LTV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Saleem Ullah Khan Driver (BS-4)	Middle.	2 years having LTV licence holder	2345/-	- House Rent Allowance	Rs.1055 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Washing Allowance	Rs.30/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Abid Khan Naib Qasid (BS-1)	Under Matric	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Muhammad Asif Naib Qasid (BS-1)	Matric	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Muhammad Uzair Ali Naib Qasid (BS-1)	Matric	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants

Mr. Zarwali Khan Naib Qasid (BS-1)	Middle	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Muhammad Naeem Naib Qasid (BS-1)	Matric	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants
Mr. Javid Akhtar Naib Qasid (BS-1)	Under Matric	-	2150/-	- House Rent Allowance	Rs.967 /-P.M
				-Conveyance Allowance	Rs.340/- P.M.
				Medical Allowance	Rs.425/- P.M.
				Integrated Allowance	Rs. 150/- P.M.
				Other facilities	As admissible to civil servants

11. *Senator Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.190 million was provided in the current year's PSDP for Okara-Lahore (N-5), if so, the amount released and spent out of the same so far;

(b) the percentage of work completed on this project so far; and

(c) the time by which this project will be completed?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) Lahore-Okara Section (N-5).- Yes, NHAs PSDP allocation for FY 2005-2006 includes Rs.190 Million for this section. Release are made to NHA on lump sum basis and upto date expend Rs.340.537 Million. The excess expenditure has been met through internal adjustment in overall releases for FY 2005-2006.

(b):	Section	Length (KM)	Progress	Completion Date
	Lahore-Okara ACW 122	100%	March 2001	
(c)	Okara Bypass	12.547	65%	Sep. 2006

12. *Senator Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Communications be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.400 million was provided in the current year's PSDP for Rahimyar Khan-TMP Bahawalpur (N-5), if so, the amount released out of the same so far;

(b) the work completed on this project so far; and

(c) the time by which this project will be completed?

Mr. Muhammad Shamim Siddiqui: (a) RYK-TMP-BWD DCW (N-5).- Yes, NHA's PSDP allocation for FY 2005-2006 includes Rs.400 million for this project. Releases are made to NHA on lump sum basis and upto date expenditure is Rs.495.203 million.

(b):	Section	KM	Progress	Completion
	RYK-TMP	80	100%	July 2004
	TMP-ZP	45	45%	June 2006
	ZP-BWP	45	70%	June 2006

(c) Legends

BWP	Bahawalpur
DCW	Dual Carriageway
KM	Kilometer
PSDP	Public Sector Development Programme
RYK	Rahim Yar Khan
TMP	Trinda Muhammad Panah
ZP	Zahir Pir

13. *Senator Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Education be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs.50 million was provided in the current year's PSDP for Establishment of Cadet College at Choa Saiden Shah, District Chakwal, if so, the amount spent out of the same so far;

(b) the percentage of work completed on this project so far; and

(c) the time by which this project will be completed?

Lt. Gen. (Retd.) Javed Ashraf: (a) Yes, an amount of Rs.50.00 million have been allocated in the current year (2005-2006) PSDP for this project. Out of this an amount of Rs.10.00 million have been released/provided to the Project Implementation Unit and an amount of Rs.0.087 million has been spent so far.

(b) The implementation of the subject project lies with the Provincial Education Department, Punjab.

The civil work/construction of college building has not been started yet. However, the following work has been completed:-

- The land has been acquired.
- Consultant has been appointed.
- Necessary drawings/construction plan has been finalized.

(c) Expected date: 30th June, 2008.

[Then the House was adjourned for *Mughrab* prayers.]

(وقفہ نماز مغرب کے بعد اجلاس دوبارہ 07.55 پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر (ڈاکٹر خالد رانجھا کی صدارت میں شروع ہوا)

[The Question Hour is being over. The remaining questions and their answers will be placed on the table of the House.]

LEAVE OF ABSENCE

Mr. Presiding Officer: We will take up the leave applications first. The remaining questions shall be taken as read. Now we will pass on to the next item that is leave applications.

جناب ایس ایم ظفر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 2 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 2 تا 6 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب اسفند یار ولی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 2 جون کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میر محمد نصیر مینگل صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر کوئٹہ میں ہیں اس لئے آج مورخہ 2 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

سردار یار محمد رند صاحب نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 2 تا 3 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب ہمایوں اختر، وزیر تجارت نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 2 تا 5 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب محمد نصیر خان وزیر صحت نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے

باہر ہیں اس لئے مورخہ 2 تا 4 جون تک اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

جناب طارق عظیم خان وزیر مملکت برائے اطلاعات و نشریات نے اطلاع دی ہے کہ وہ پہلے سے طے شدہ مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 2 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ Now we come to the next item.

میرا خیال ہے کہ جیسے طے پایا تھا کہ پہلے reports and Ordinances lay ہو جائیں then we will pass on to the next item. ٹھیک ہے جی۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: I present the report of the Foreign Relations Committee pertaining to a meeting with the. Foreign Minister of the Netherlands.

جناب چیئرمین! یہ ہماری گیارہویں رپورٹ ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ دوسری رپورٹ بھی lay کر دیں۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، ہاں میں دوسری رپورٹ بھی lay کر دیتا ہوں تاکہ یہ formality complete ہو جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں آپ کا وقت بچا رہا ہوں کیونکہ آپ نے بولنا ہے۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: Sir, Raza sahib is being very bureaucratic.

میں تو کہتا ہوں کہ cut the slash the red tape.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، ابھی میں نے وہ بات نہیں کی جو انہوں نے مجھ سے باہر کی ہے۔ وہ چٹ آئی ہے میرے پاس۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں واک آؤٹ نہیں کروں گا لیکن مجھے پہلے بولنے دو۔

سینیٹر مشاہد حسین سید، دوسری ہماری رپورٹ ہے جو میٹنگ ہماری Foreign Relations Committee کی ہوئی تھی with Foreign Affairs Committee of the Russian Federation. I just want to say کہ ہم نے ابھی تک 12 reports تیار کی ہیں

کہ ہماری جو کمیٹی ہے جس میں Opposition کی and I am very proud of the fact بھرپور نمائندگی ہے۔ پانچ رکن حزب اختلاف کے ہیں اور صرف سات رکن حزب اقتدار کے ہیں۔ مولانا سمیع الحق تو Opposition کے ہیں ناں پکے پکے۔ جناب! یہ واحد کمیٹی ہے which is and I am very ہے transparency اور اس میں بڑی doing this kind of activity grateful to the honourable members of the Opposition because on foreign policy issues, we have to have a national perspective, above party considerations and I as Chairman have never acted for a party

یہ consideration on foreign policy issues. ہے اور انشاء اللہ national perspective ہماری capacity building بھی ہو رہی ہے اور یہ ساری reports disseminate کرتی ہیں کو بھی ' think tanks کو بھی اور parliamentarians کو بھی اور embassies اللہ جناب! ایک ایسی foreign policy perspective دیں گے جس سے حکومت کو بھی fruitful thought ملتا ہے اور پاکستان کے عوام کی صحیح ترجمانی بھی ہوتی ہے اہم قومی امور میں ۔ So, I am very grateful to all our members and thank you sir, for providing me this opportunity.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بہت مبارک ہو آپ کو specially on the reports on the glossy papers.

Senator Mushahid Hussain Sayed: Thank you sir and I don't charge the Government of Pakistan any peny exempt to foundation.

یہ بھی ایک important element ہے۔

Mr. Presiding Officer: Now, I will come to the Ordinances.

LAYING OF THE ORDINANCES

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: I beg to lay before the Senate the following Ordinances as required by Clause (2) of Article 89 of the

Constitution of the Islamic Republic of Pakistan:-

(i) The Alternative Energy Development Board Ordinance, 2006. (Ordinance No.VIII of 2006)

(ii) The Pakistan Engineering Council (Amendment) Ordinance, 2006. (Ordinance No.IX of 2006)

Mr. Presiding Officer: The Ordinances stand laid.

پروفیسر صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی فرمائیے۔

Senator Prof. Muhammad Ibrahim: Ordinances have been laid down under the Article 89 of the Constitution 89 (3) reads out without prejudice to the provision of clause (2), an Ordinance laid before the National Assembly shall be deemed to be a Bill introduced in the National Assembly.

جناب چیئرمین! سینیٹ کے بارے میں آئین خاموش ہے۔ سینیٹ کے بارے میں یہ بات آئین میں لکھی ہوئی نہیں ہے لیکن جہاں آئین خاموش ہو تو قاعدہ یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے بارے میں جو قاعدہ ہو ' Whatever the provisions of the Constitution regarding the National Assembly, those will be applicable to the Senate as well تو اس لیے میری گزارش یہ ہے کہ یہ آرڈیننس جو laid down ہوئے انہوں نے Bill کی شکل اختیار کر لی اور اب Bill کے بارے میں Rules of Procedure میں بالکل واضح طور پر درج ہے۔ یہ Rule 84 sub rule (4) the introduction of the Bill shall ordinarily be included in the Order of the Day for a day meant for Government business and copies of the Bill shall be circulated along with the Orders of the Day.

پہلی گزارش تو میری یہ ہے اس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس پر عملدرآمد ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین! میری دوسری گزارش بھی ہے کہ یہ Alternative Energy Development Board Ordinance گزشتہ سال ایک بار 13/9/2005 کو laid down ہوا اور پھر دوبارہ 23/9/2005 کو laid down ہوا ہے اور وہی چیز that has been laid down in toto for the third time in this House یہ کیا اس ہاؤس کے وقت کا ضیاع نہیں ہے۔ اس آرڈیننس کو بار بار laid down کرنے کی بجائے یہاں قانون سازی کے لیے لایا جائے اور اس کو قانون بنا دیا جائے بجائے اس کے کہ اسے بار بار lapse ہونے کے بعد پیش کیا جاتا رہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! very easy to understand کہ اگر یہ پوری طرح سے اس کو پڑھنا پسند فرماتے تو even clause-1 shall be laid before the National Assembly اس میں ساری conditions ہیں۔ نیشنل اسمبلی میں یہ Bill بنتا ہے یہ سینیٹ میں کہیں نہیں بنتا اور جناب resolution میں نیشنل اسمبلی میں لایا جاتا ہے۔ اس کی clause (1) ہے، clause (2) ہے، clause (3) پر جب یہ آکر رکے تو ان کو یہ صورتحال every where the word only is the National Assemly, محسوس کرنی چاہیئے تھی when it is put before the اب بات یہ ہے کہ Senate is basically missing. National Assembly, definitely it becomes a Bill and immediately is referred to the Standing Committee on Law and Justice. تو اب یہاں پر situation مختلف ہے کہ disapproval resolution اس کے لئے لایا جا سکتا ہے لیکن نیشنل اسمبلی میں یہ Bill بن جاتا ہے، یہ پڑھ لیں کہیں بھی سینیٹ کا ذکر نہیں ہے۔ اگر یہ positive provision پڑھنا چاہتے ہیں

clause (3) of Article 89 of the Constitution can not be read like that because the National Assembly has been mentioned in every provision of the Article 89 of the Constitution and in the Rules of Procedure can be looked into it that while there is a no objection to it, whether it has been

placed three times or four times or five times it could be objected to as it is the privilege of the Lower House and can not be promulgated if the House is sitting. That, there the concept is very clear, an urgent matter which requires to be legislated and the National Assembly is not sitting then it can be clamped; if the Senate is sitting and National Assembly is not sitting, the Ordinance can be promulgated, thereby every power is vested in the Lower House even withdrawal of resolution and we have to put before the House then automatically it becomes a Bill under Clause III of Article 89 and gets referred to the Standing Committee on Law and Justice. Thereby it is processed and brought back, from where it was passed, then after that, to this Senate, it is sent and if a Bill passed here as well, then it is sent for the assent of the President under Article 75 of the Constitution then it becomes an Act of Parliament.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی رضا ربانی آپ اس کی بات کریں گے؟ جی بات کیجئے۔

Senator Mian Raza Rubbani: Sir, we are running short of time but I will just like to make one correction towards what the honourable Minister has said, that a resolution for disapproval can be moved in the Senate as well. It isn't that, it is the exclusive domain of the National Assembly, it states in para 2 of Clause II of Article 89. "If before the expiration of that period, a resolution disapproving it, is passed by either House, upon the passing of that resolution." So, a resolution for disapproval of an Ordinance can be moved in the Senate as well and our past record and precedents show that a number of resolutions have been

moved.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: Sir, the two provisions, number one only the National Assembly and the second provision either of the House. It is correct.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی پروفیسر صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، شکر ہے وزیر صاحب نے ایک بات تو مانی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirements of Rules 22, 23, 26, 27 and 120 of the said rules be dispensed with in order to move the resolution. Is the leave granted?

Mr. Presiding Officer: So, I put the House.

(The motion was adopted.)

RESOLUTION; RE: US HOUSE OF REPRESENTATIVES DEMANDS HANDING OVER OF DR. ABDUL QADEER KHAN

Senator Prof. Khurshid Ahmed: Now, I have the floor and with your permission sir, I move this important resolution.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

This House views with grave concern the unwarranted observations of some of the members of the US House of Representatives wherein they have demanded the handing over of Dr. Abdul Qadeer Khan for interrogation and inquiries about Pakistan nuclear programme.

We term this action as blatant violation of Pakistan's sovereignty and integrity, and interference in our internal affairs. Pakistan's nuclear

programme is vital for our defence and is not directed against anyone. Further, Pakistan is a responsible nuclear state and is fully cognizant of its responsibilities in international politics.

We condemn in no uncertain terms the character assassination of Dr. Abdul Qadeer Khan and other Scientists, which is an attempt to malign Pakistan's nuclear programme. Our Scientists enjoy respect and appreciation of all Pakistanis. Our nation is indebted to them for the remarkable progress that our country has made in the field of nuclear technology, weapons development and energy security.

یہ resolution مشترکہ طور پر میری معزز بہن سینیٹر سعدیہ عباسی، محترم سینیٹر وسیم سجاد، محترم سینیٹر سید مشاہد حسین سید، محترم سینیٹر میاں رضا ربانی، محترم سینیٹر لیاقت بنگزئی اور میری طرف سے پیش کیا جا رہا ہے۔

Mr. Presiding Officer: I think this is adopted unanimously.

آپ کچھ کہیں گے وسیم صاحب؟

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): This Resolution was discussed between the members of treasury benches as well as the opposition and it was agreed that it will be moved and passed unanimously. This is a matter of great importance and I think, it asserts the sovereignty of Pakistan and our determination to safeguard that sovereignty. Therefore, I, on behalf of the treasury benches, strongly support the Resolution and I would recommend that this may be passed unanimously.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب مشاہد صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: This is one issue which is above party politics. It concerns Pakistan national security. This programme has been, therefore, for the last 30 years and the people of Pakistan strongly support this programme and also we reject all kinds of double standards on this programme and any kind of encroachment on our sovereignty is totally unacceptable. Thank you.

Mr. Presiding Officer: Azam Swati Sahib.

Senator Muhammad Azam Khan Swati: I just want to make a comment and apprise this august House regarding this Resolution. With the grace of God in 1993 when it was declared that Pakistan was a terrorist state, we defended our country and therefore, in the United States again in 2002 and on June 21st, all Pakistani American Organizations are going to be gathered on the Capital Hill and with the grace of Almighty God, these my words, with full responsibility, we are going to represent Pakistan and we are going to defend the sovereignty of our great nation and all of the citizens of Pakistan *'Insha Allah'*, are going to be defended over there.

Mr. Chairman: Thank you. So, this Resolution.....

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پوری پاکستانی قوم کے جذبات ہیں اور میں اپنے تمام ساتھیوں کا بے حد ممنون ہوں کہ سینیٹ قوم کے ان جذبات کو زبان دے رہا ہے۔ساتھ ہی جناب والا! میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم دنیا کے تمام ممالک سے دوستی اور تعاون کا تعلق رکھنا چاہتے ہیں لیکن عزت کے ساتھ اور اپنی آزادی اور اپنی sovereignty کے مکمل تحفظ کے ساتھ۔

امریکہ نے جو رویہ اختیار کیا ہے کہ وہ جس کی چاہتا ہے ٹانگ کھینچتا ہے، جس کی چاہتا ہے بے عزتی کرتا ہے، جس ملک کی sovereignty کو چاہتا ہے violate کرتا ہے اور پاکستان میں باجوڑ ہو یا ہمارے دوسرے علاقے ہوں ان کی air space کی violation کرتا ہے اور پاکستان کو twist کرتا ہے اور اب آپ دیکھ رہے ہیں کہ عراق اور افغانستان کے بعد ایران پر بھی فوج کشی کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ یہ بڑی خطرناک صورت حال ہے اور اس وقت اگر دنیا کے عوام، جو اصل world community ہے، ان چند so-called بڑی powers نے دنیا کے عوام اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ latest survey میں امریکہ کے 69% عوام کے موجودہ صدر کی پالیسیوں سے برأت کا اعلان کر رہے ہے۔ یورپ میں 70 سے 80 فیصدی اور مسلم دنیا میں 90 سے 98 فیصدی اس پالیسی کی مخالفت کر رہے ہیں۔ تو اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ ایک بہت بڑی ذمہ داری ادا کر رہا ہے۔ ایک طرف اپنے سائنسدانوں کی عزت، حفاظت اور اپنی sovereignty کی حفاظت اور یہ message کہ ہم ان معاملات کے اندر کسی کو compromise کرنے یا اپنے حقوق میں دست اندازی کرنے کا موقع نہیں دیں گے، پوری دنیا کے مسلمان بلکہ پوری دنیا کے عوام اس استعماری کوشش کو resist کریں گے اور ہم نے بہت ہی mildly سینیٹ کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے بلکہ میں کہوں گا کہ پورے ملک کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے اسے پیش کیا ہے۔ اب آپ اس کو refer کر دیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، شکریہ، جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کے توسط سے یہ بات عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان کا nuclear programme ایک national asset ہے اور پاکستان کے ساتھ nuclear programme کے حوالے سے جو double standard امریکہ اس وقت اپنا رہا ہے بلکہ میں تو کہوں گا کہ پوری مسلم امہ کے ساتھ جو double standard وہ اپنا رہے ہیں کہ ایک طرف یہودی توسیع پسندوں کو کھلی چھٹی ہے کہ وہ اپنے nuclear programme کو بھی آگے بڑھائیں جس طرح کی Holocaust وہ فلسطین میں کرنا چاہیں وہ کریں اور اس کے برعکس پاکستان یا مسلم دنیا کے ساتھ ایک مختلف پالیسی اپنائی جا رہی ہے۔

پاکستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ پاکستان کی آنے والی ہر لیڈر شپ نے نیوکلیئر پروگرام کا دفاع کیا اور حال ہی میں جو ابھی امریکہ کے اندر papers release ہوئے ہیں' اس میں یہ بات کھل کر سامنے آئی ہے کہ کس طرح ابتداء سے شہید ذوالفقار علی بھٹو ہنری کسنجر کے سامنے ڈٹ کر کھڑے رہے لیکن انہوں نے نیوکلیئر پروگرام پر کسی قسم کا کوئی compromise نہیں کیا۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جناب بابر اعوان صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر ظہیر الدین بابر اعوان، شکریہ' جناب چیئرمین! مجھے بڑی خوشی ہے اور پاکستانی ہونے کی حیثیت سے فخر بھی ہے کہ آج پاکستان کے ایوان بالا نے متفقہ طور پر اپنے اقتدار اعلیٰ اور اپنے پاکستان کی سالمیت کے حوالے سے ایک واضح اور دو ٹوک قرار داد میں پاکستان کے جذبات کو سمویا ہے۔ اس موقع پر یہ بھی کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ پاکستان کے ان محسن سائنسدانوں نے جنہوں نے کٹھن حالات میں 70ء کی دہائی میں اس پروگرام کو چلایا آج ان کے ساتھ جو سلوک ہو رہا ہے وہ بھی جناب چیئرمین! قابل توجہ ہے۔ میں اس موقع پر صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں اور میں کوئی بات نہیں کہنا چاہتا کہ آج کی متفقہ قرار داد کے بعد ڈاکٹر اے کیو خان کو گھر میں ہاؤس arrest رکھنا اور ان کو اپنے وکلاء یا اپنے اہل خانہ اور اپنی بیٹیوں اور بیگم سے ملنے نہ دینا اس کا کوئی آئینی' اخلاقی اور قانونی جواز باقی نہیں رہا۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، سعدیہ عباسی صاحبہ۔

Senator Saadia Abbasi: Thank you Mr. Chairman! I am grateful to all the members of this House for having agreed on a unanimous resolution. This is a very vital resolution because it reflects the sentiments of the people of Pakistan. It is a clear message to other countries that we will not tolerate any kind of interference in Pakistan's nuclear programme or in the internal affairs of Pakistan. We are fully

cognizant of our responsibilities in the International politics. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، شکریہ جناب چیئرمین! میں اس ہاؤس کا انتہائی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے آج اس اہم قرار داد کو متفقہ طور پر منظور کر لیا۔ جناب چیئرمین! ہمیں امریکہ کے Congressmen یا ان کے foreign affairs کے حوالے سے جو پالیسیاں تشکیل دینے والے لوگ ہیں' انہوں نے نہ صرف پاکستان کو اپنا نشانہ بنایا ہے بلکہ Council for Foreign Affairs of America کے جو صدر ہیں' انہوں نے اپنی 25 نومبر 2005ء کی تحریر میں جو کہ نیویارک ٹائمز میں چھپا ہے' Three states solution کے حوالے سے اور عراق کو تقسیم کرنے کے حوالے سے جو انہوں نے idea پیش کیا ہے اور انہوں نے اس طرح ایران میں جس انداز میں وہ اپنے جارحانہ عزائم کی تکمیل کے لیے راستہ ہموار کرتا ہوا جا رہا ہے' ہم اس کی بھی مذمت کرتے ہیں۔ میں آج پاکستان کے اس ایوان بالا کے ان تمام اراکین کا خواہ ان کا تعلق حزب اقتدار سے ہے یا حزب اختلاف سے اس متفقہ قرارداد پر ان تمام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے 15 کروڑ عوام کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کو ایک shut up call دے دی ہے۔

Mr. Presiding Officer: I put the resolution before the House. The resolution stands passed.

(The Resolution was passed unanimously)

Mr. Presiding Officer: Now the next issue for us is; either points of order or adjournment motion which one would be taken up first? unless you want to sit late in' یہ بات طے نہیں ہو سکی تھی کہ کیا وقت کی وجہ سے night وہ علیحدہ بات ہے لیکن اب فیصلہ کر لیں کہ ... Do you want to go with the جی

So, raise the point of orders first. Now, I have the list with me, Saadia Abbasi is leader of the team. Do you like to say something or do you

want to pass on?

POINTS OF ORDER

RE: ATTITUDE OF PMDC WITH MEDICAL STUDENTS

Senator Saadia Abbasi: Sir, I have two very short points of order; Sir, one relates to the issue of the medical students that was raised three years ago in this House and the attitude of the Pakistan Medical and Dental Council. Sir, this House passed the unanimous resolution against the Secretary of the PMDC and for three years this House deliberated this issue and the entire issue was circumvented in this House and the Opposition supported the Health Minister on it.

And with one stroke of the pen the Supreme Court of Pakistan has resolved the entire issue whereas we sat on it for three years and nothing, there was no outcome. As the entire controversy has been resolved by the Supreme court of Pakistan and everything that we asked for here but we could not achieve, this being the Upper House of the Parliament where the issue was raised then deliberated and deliberated and at the end of it, nothing came out of it. We could not even enforce the resolution with regard to a grade 19 officer whereas the Supreme Court not only called him but passed strictures against the PMDC, restored the degrees to the students, told them to enroll the students then all those students who were not able to continue the studies, they directed the owner of the Medical College to compensate them. So, what good is there! three years we sat on it and nothing came out of it and we were being told every time

this House and this Opposition. It is unprecedented in the Parliamentary history of Pakistan that the Minister was supported, the way this Health Minister was supported and yet he could not do anything about it.

I applaud the Supreme Court for taking notice of the issue and resolving it in favour of the students.

جناب! میرا دوسرا

point of order, it relates to the earthquake reconstruction and rehabilitation issue. Sir, it is a very serious issue, we would like to be briefed about all the efforts that have been made in this regard. We would like to be apprised about the development in this regard and we would like that the briefing be given to those interested Members who would like to get a briefing on it becuase this is an issue that affects the people of my constituency and it is an issue which affects all the people of Pakistan. So, we would like that because there are so many problems that are coming up. I would like to know that how much money, we have received, how that money has been spent and what are the challenges, what are the options and how are we going to address these issues? So, it is something which is not a question of just the Opposition; it is the question of this entire House and we would like to be given a briefing on it. And we would like that comprehensive briefing be given so that we can give our recommendations and if we can contribute in any way towards expediting the process, we would like to be a part of it. Thank you very much.

Mr. Presiding Officer: Unfortunately, the Minister Health is not here. I think, we all passed this resolution. Minister

صاحب یہاں ہیں' اس پر کچھ تبصرہ کرنا چاہیں گے؟

Mr. Aftab Ahmed Khan Sherpao (Federal Minister for Interior): Naturally, he did not know that a point of order, the Minister did not know about it, so, I don't think..

Mr. Presiding Officer: I think that the issue is, if the House passes some resolution, the government sits, tighten it and it takes more than a year and half. Now, the Supreme Court has exactly done, we wanted to do. Minister

نیازی صاحب یہاں پر ہیں' ضرور اس پر تبصرہ کریں لیکن because it is cause of concern for all of us. نیازی صاحب! اس پر کچھ کہیں گے۔ اچھا آگے چلتے ہیں۔ رضا ربانی صاحب۔

RE: LOAD SHEDDING IN KARACHI BY KESC

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! میں نے پہلے بھی آپ کے توسط سے House کی توجہ اس issue کی طرف دلائی اور پھر adjournment motion بھی move کیا اور وہ adjournment motion پچھلے session میں admit بھی ہو گیا تھا۔ وہ adjournment motion, orders' of the day پر بھی موجود ہے اور اس کا تعلق KESC کے ساتھ ہے۔ Naturally جب KESC کی بات ہوتی ہے تو over all load shedding جو اس وقت ملک میں ہو رہی ہے۔

کراچی کے لوگ آٹھ آٹھ' نو نو گھنٹے سلگتی ہوئی گرمی کے اندر لوڈشیڈنگ کا نشانہ بن رہے ہیں' جہاں صوبہ بلوچستان کے اندر بجلی نہ ہونے کی وجہ سے agriculture affect ہو رہی ہے' جہاں صوبہ پنجاب کے اندر پانی contaminated لوڈشیڈنگ کی وجہ سے سامنے آ رہا ہے' وہاں جو متعلقہ وزیر صاحب ہیں انکے پاس اتنا وقت تھا' وہ in the time of national crisis

ملک سے باہر ٹھنڈی ہوائیں کھانے کے لئے اور چھٹیاں منانے کے لئے چلے گئے ۔ وہ ملک میں موجود نہیں ہیں اور جیسے کہتے ہیں کہ پیچھے سے جو مرضی ہے وہ ہوتا رہے ۔

جناب چیئرمین! یہ ہم نے پہلے بھی کہا کہ KESC کا مسئلہ دراصل یہ مسئلہ ہے کہ جس وقت اس ادارے کو privatise کیا جا رہا تھا تو ہم نے بڑے واضح ' صاف اور شفاف الفاظ میں یہ بات سامنے رکھی تھی کہ اگر آپ نے life line or strategic assets کو privatise کیا تو اس کے بڑے سنگین نتائج سامنے آئیں گے لیکن ہمیں یہ کہا گیا تھا کہ یہ structures پرانے ہو رہے ہیں ۔ حکومت کے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے اور جو consortium بنا ہے اس نے undertake کیا ہے کہ وہ 400 million US dollars کی investment کرے گا اس کو update کرنے کے لئے لہذا ' اس کو privatise کرنا ضروری ہے ۔ اس کے برعکس اس consortium نے آج تک ایک ٹیڈی پائی کی investment نہیں کی ہے اور KESC کو privatisation کی وجہ سے غیرملکیوں کے ہاتھوں کے اندر دے دیا گیا ہے ۔ پاکستان کی جو exports ہیں ' بالخصوص کراچی کے اندر جو factories ہیں ' وہاں کی SITE Association نے ' لانڈھی کورنگی SITE Association نے ' سب نے کہا ہے کہ we will not be able to meet our export targets اور جب ہم overall budget کے اندر trade deficit دیکھتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ بین الاقوامی سامراج کا ایک پروگرام ہے جو پاکستان کو اور اس کی انڈسٹریز کو cripple کرنا چاہتا ہے اور پاکستان کو منڈی بنانا چاہتا ہے اپنی درآمدات اور goods کے لئے ۔ اسی لئے trade deficit بھی ہے اور جان بوجھ کر کراچی اور پورے پاکستان کے اندر لوڈشیڈنگ کا سلسلہ بھی کیا جا رہا ہے تاکہ اس کو cripple کیا جائے ۔ ساتھ ساتھ جناب چیئرمین! جو نہایت ہی تشویشناک بات ہے اور جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کس طرح ہم غیرملکیوں کے ہاتھوں میں اپنی economy کو دے رہے ہیں ' کس طرح ہم اپنے آپ کو vulnerable nation بنا رہے ہیں وہ یہ ہے کہ اب یہ کہا جا رہا ہے اور جب detailed بحث ہوگی تو I will quote to you جناب چیئرمین ! اب یہ کہا جا رہا ہے کہ Central Asian States سے پاکستان بجلی خریدے اور اس کے لئے امریکن کمپنیاں موجود ہیں اور وہ کہہ رہی ہیں کہ جو State Department کہہ رہا ہے کہ ہم ان کو fund کرنے کے لئے تیار ہیں ' IMF

and World Bank کہہ رہے ہیں کہ ہم اس پروجیکٹ کو fund کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے Steel Mills کا جو حشر کیا وہ ہمارے سامنے ہے ۔ آپ اپنی بجلی کو غیرملکیوں کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں۔ آپ پاکستان کی steel industries کو غیرملکیوں کے ہاتھ میں اور پرسوں خبر تھی کہ پورٹ قاسم اور کراچی پورٹ ٹرسٹ کی management کو بھی پرائیویٹائیز کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین ! یہ foreign agenda, economic agenda جو ہے وہ pursue کیا جا رہا ہے at the cost of Pakistan, at the cost of the people of Pakistan and in particular at the cost of the people of Karachi. اگر اس کی wider implication آپ دیکھیں کہ اگر آپ کی energy آپ کی shipping آپ کا steel یہ سب غیرملکیوں کے ہاتھوں میں ہو تو آپ کی sovereignty کہاں گئی؟ کل کوئی بھی western country اور multinational companies آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ یہ گماشتے ہوتے ہیں بین الاقوامی سامراج کے ، ان میں سے کسی کو کل یہ اشارہ کیا جائے کہ آپ پاکستان کی supply بند کردیں تو آپ کی

economy will come down, trembling down and you will come to a grinding halt , you are bartering away Pakistan's economic and political sovereignty . Therefore , Mr . Chairman! the combined Opposition has decided that for KESC and for the way and the manner in which the Steel Mills has been privatized; we are going to stage a token walkout.

(اس موقع پر اپوزیشن نے token walkout کیا)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، جی Law Minister صاحب ۔ ابھی واپس آ جاتے ہیں ۔ جی ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! کراچی Steel Mill کے حوالے سے سپریم کورٹ کے پاس case ہے۔ آپ کو بھی پتا ہے روزانہ اخبارات میں بھی آتا ہے۔ The matter is subjudice اگر اس کے حوالے سے یہ واک آؤٹ بھی کرتے ہیں تو نامناسب ہے کیونکہ ----------

---

(اس موقع پر اپوزیشن ایوان میں واپس آ گئی)

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The Supreme Court has taken due care, cognizance of it as well, trial is going on, evidence is being collected and the government has been asked to provide all the documents and the proof that fair and transparent privatization has happened or not, one thing. Secondly, I could not understand that the KESC deficient current given to the people and load shedding was a point of order or Adjournment Motion commentary that he was doing. whether he was arguing in favour of the admitted Adjournment Motion or he was talking on point of order, I could not understand. Thirdly sir, I read *Ibne-Batoota*, a very big person who use to journey and in his writing he has written it very clearly, the business and the rule of a factory, there are two real sisters and they can not be married to one husband, thereby if an error was committed much earlier, now the entire world is going for the privatization, not only Pakistan; how it has become a strategic asset, every asset which is being sold we say that is a strategic asset .....

Mr. Presiding Officer: You want to say it is sub-judice, I

should not comment on this.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: That is the thing. This must not be criticised or must not be discussed on the floor of the Assembly, it is with the Supreme Court. Secondly whether admitted Adjournment Motion was duly commented upon by the former Leader of the august House Mr. Raza Rabbani, I could not understand if it is a point of order then where goes this admitted Adjournment Motion standing on the Agenda..

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں نے کہا تھا کہ متعلقہ وزیر ٹھنڈی ہوائیں کھانے کے لئے باہر گیا ہوا ہے اور پاکستان کے عوام مر رہے ہیں اور متعلقہ وزیر باہر ٹھنڈی ہوائیں کھانے گیا ہے - اس لئے یہ motion take up نہیں ہو سکا - یہ اپنے وزیروں کو تو قابو میں رکھیں - +(xxx) باہر چلا گیا ہے- یہاں پر قوم مر رہی ہے-

These remarkes are - جناب پریزائیڈنگ آفیسر، +(xxx) کی بات نہ کریں expunged. Now Wasim Sajjad Sahib, on the issue matter being subjudice.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Yes sir, I am not talking about that, I would like to just inform the House that the question of power shortages in Karachi which is because the demand has ousted the supply and the government is conscious of that and the Prime Minister has already directed the KESC that the Thermal Power House, to meet the power shortage, be established on war footing basis. Secondly sir, the Prime Minister has also directed the KESC not to carry out any unscheduled load shedding and also create public awareness. We will give them some time to remedy the situation and we hope that they will do

---

+[(XXX) words expunged by the order of the Presiding Officer.]

so and if not, sir, then the appropriate action will be taken.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I am saying, with all due respect, for the Leader of the House that this ping pong game between the KESC and WAPDA has been going on for a very long time. I have here with me the record of the statements. It first started with KESC placing the blame on WAPDA that electricity is not being supplied to us. WAPDA came back the very next day with the rebuttal saying that we are supplying according to their indent and they are getting their full electricity. KESC then shifted his stance and then went on to say that no, it is a question of pilling. From there WAPDA came back again and then KESC has again gone back.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, just bear with me for two minutes. In this game of ping pong, the Prime Minister has now decided to get up when the Rome has already been burnt. How much more time does KESC want. When the Prime Minister's statement came, I read that when he said "There will be no load shedding, and I ask the KESC not to do any unannounced load shedding." The very next day, spokesman of the KESC came out and he said that "no", we are going to do load shedding and it is going to be phased load shedding. So, that much has been done to the directives of the Prime Minister. Sir, in the given circumstances where there is a war going on between the vested interests of the foreign investors in KESC and WAPDA and KESC is trying to shift the blame on

to WAPDA for no rhyme or reason, I would most humbly submit to you Mr. Chairman, that this matter of KESC be referred to the Standing Committee. Let the Standing Committee call WAPDA, KESC and let the matter be decided there before the people of Pakistan because this is a matter which pertains to the federation and therefore, the Standing Committee of the Senate is the most appropriate place where this matter should be taken up. I would therefore, request you Mr. Chairman, to refer this matter to the Standing Committee on Water and Power so that this matter can be taken up over there.

Mr. Presiding Officer: The Leader of the House has asked for time as the Prime Minister has said, let us go on to the list of .....

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, why are you not referring it? What the Prime Minister is saying, is cutting no ice with KESC. KESC has to be harnessed, KESC has to be brought under review of the Parliament. Mr. Chairman, I would request you that this step would go further in supporting the directives of the Prime Minister. The ambit of the Committee can be to look into whether the directives of the Prime Minister are being implemented or not? But let this matter be referred to the Standing Committee.

جناب! آج KESC اور SIEMENS یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں' چاہے وہ Federal Government, Prime Minister یا Parliament ہو KESC کو Senate کی Standing Committee کو refer ہونے دیں تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے آجائے کہ کون صحیح بول رہا ہے' کون غلط بات کر رہا ہے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، جناب بروہی صاحب۔

Senator Abdul Rahim Khan Mandokhel: Sir, Point of order.

Mr. Presiding Officer: Sir, your name is here, I have a list with me if you bear with me....

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! آپ کیوں refer نہیں کرتے؛ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک genuine demand ہے' اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کو-----

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر، آپ بیٹھیں' بات ہو گئی ہے---

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب! آپ پہلے اس KESC کے مسئلے کو decide کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! اس کا wait کرنا پڑے گا' let the Minister come back, he should.....

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب! منسٹر آٹھ دنوں کے لیے باہر گھوم پھر رہا ہے اور یہاں پر لوگ مر رہے ہیں اور شیر افگن صاحب کہہ رہے ہیں کہ نہیں۔ منسٹر باہر تو جا سکتا ہے' آپ نے وہ لفظ تو expunge کر دیا

(مداخلت)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، Let it be waited for اور کچھ عرصہ کے لیے اور پھر اس کے بعد اگر نہیں کریں گے تو-----

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, put the matter to the vote. Mr. Chairman, you put the matter to the vote.

سینیٹر وسیم سجاد، رضا صاحب rule بتا دیں۔

(Interruption)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! کسی rule کے تحت ہی کوئی معاملہ کمیٹی کو refer ہوتا ہے وہ rule بتا دیں۔ How it can go to the Committee?

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Order in the House. We can proceed on this issue.

Senator Mian Raza Rabbani: Please refer it to the Committee.

پہلے یہاں پر matters Committee کو refer ہوتے ہیں۔ جناب آٹھ، آٹھ، نو، نو گھنٹے وہاں پر load shedding ہو رہی ہے---

Mr. Presiding Officer: Let us hear Leader of the House on this issue.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! رولز کے مطابق کمیٹی اور کمیٹی کے چیئرمین کو اختیار ہے کہ وہ کسی بھی مسئلے کو لے سکتے ہیں، suo moto لے سکتے ہیں۔ میرے خیال میں بار بار یہ اصرار کرنا is really hitting at the independence of the Committee. Let the Committee Chairman take it up. ہمیں اس پر کیا اعتراض ہے۔

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Under the rules House Committee کو refer کر سکتا ہے۔ یہاں پر پہلے ایسا ہوا ہے، کمیٹی کو matters refer ہوتے ہیں۔

(Interruption)

سینیٹر وسیم سجاد، ایسے ہی اٹھ کر کچھ کہنے کی بجائے motion move کریں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب والا! موشن کی کیا بات ہے۔

Senator Wasim Sajjad: You can't do that.

Senator Mian Raza Rabbani: OK. Sir, I move a motion that under Rule 236 of the ---

Senator Wasim Sajjad: No, sir. This can't happen even for that. He can't move without the permission of the Chairman.

(Interruption)

سینیٹر میاں رضا ربانی، ابھی انہوں نے کہا ہے کہ motion move کریں' میں I move for suspension of the rules. You put it to the - کرتا ہوں motion move vote sir.

Mr. Chairman: It is my prerogative also....

Senator Mian Raza Rabbani: Please don't become biased. The Treasury doesn't have the numbers. They are going to lose this motion because their own members are going to vote with us.

(Interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، وسیم سجاد صاحب کی بات تو سن لیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، ہمارے جو Parliamentary Rules ہیں ان سے Raza Sahib can't take advantage, if somebody is present or somebody whenever any ہوں دیتا پڑھ میں ' کہتا ہے یہ is absent. Rule 236 inconsistency---

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین صاحب! آپ کمیٹی کو یہ معاملہ refer کریں۔

Mr. Presiding Officer: You have made a point, let us hear the Leader of the House.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, why don't you refer the matter to the Committee?

Mr. Presiding Officer: Why don't you let him speak.

آپ ان کی بات سنیں جیسے آپ کی بات سنی جا رہی ہے۔ آپ کی بات سب نے تحمل سے سن لی

Senator Wasim Sajjad: Sir, there is no motion before the House. No notice before the House. Rule 236 says whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules or is otherwise necessary, any member may, with the consent of the Chairman and the Chairman will not give his consent, the Chairman is Chairman of the House,....

Senator Mian Raza Rabban: That is what I am saying.

Senator Wasim Sajjad: Sir, he will not take unfair advantage of one or the other. Whenever, sir, we have suspended rules, it is only then when both sides agree. Otherwise, sir, it could be, anybody can move and have them suspended. The Chairman is custodian of the rules. He is to ensure it. The Chairman has to make sure that justice is done to both sides.

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: No, no, that is not correct.

Senator Wasim Sajjad: We have never read it in the history of Senate and this will be creating a terrible precedence for the House. It means that we take advantage of each other's presence and absence. In England, sir, this is a gentleman's game.

انگلینڈ میں یہ ہوتا ہے جناب! کہ اگر کوئی غیر حاضر ہو تو دوسرے سے request کر لیتے ہیں کہ جی میرا آدمی غیر حاضر ہے' آپ بھی غیر حاضر ہوں۔

Sir, if the Chair takes a decision which is prejudice to one side without

notice, without.....

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: You are Leader of the Opposition and he is Leader of the House, you can't speak together.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, we can't speak together but we absolutely.....

(Interruption)

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you let the matter go to the Committee.

ختم ہو جائے گی بات۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب! کمیٹی کے لیے یا تو وزیر حاضر ہوں' ان کی بات سن کر جو مرضی آئے فیصلہ کر لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! وزیر عیاشی کرنے باہر گیا ہوا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، عیاشی کی بات نہیں ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! پھر میں کیا کروں۔ اگر وہ بار بار کہہ رہے ہیں۔ وہ باہر ٹھنڈی ہوائیں کھا رہا ہے اور یہاں پر لوگ گرمی میں مر رہے ہیں۔

(مداخلت)

جناب وسیم سجاد، جناب والا! وزیر آجائیں' ان کی بات سن کر آپ کی جو مرضی ہو فیصلہ کر دیں۔

Mr. Presiding Officer: One minute please. Can you give me a minute?

میں کچھ گزارش کرنے والا تھا۔ Babar sahib, don't be impatient. میں یہ کہنے والا تھا کہ Rules apart, procedures apart, the sense of the House is before us. It is

وزیر سے اتفاق the problem which the public is facing. Let us now all decide, he could be called 'صاحب یہاں موجود نہیں ہیں، چلیں کوئی سیکرٹری تو یہاں موجود ہوگا and say, settle this matter, ہم اس کو کل بلا لیتے ہیں، پرسوں بلا لیتے ہیں۔ Monday کو بلا لیتے ہیں۔ اگر تو مسئلہ ہے point scoring کا just a minute, Rabbani sahib. 'عرض یہ ہے کہ Monday is not very far, اگر تو مسئلہ یہ ہے کہ we want to score genuinely آپ اگر نہیں، procedural points, that is why we all are together, محسوس کرتے ہیں' in fact, this suggestion comes from Jamal Leghari.

سینیٹر سردار محمد جمال خان لغاری: جناب! اس میں میری یہ مختصر گزارش ہوگی کیونکہ معاملہ اتنا زیادہ grave ہے کہ ہنگامی طور پر جو کمیٹی ہے Water and Power کی، اس کی میٹنگ آپ کل بلائیں اور سیکریٹری کو کہیں کہ آ کر پیش ہو سامنے۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, he has to decide, not Jamal Leghari or yourself.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, it is the matter across the board, it is not the question of Government and Opposition.

Senator Wasim Sajjad: Sir, question is about principle. If the Chairman of the Committee wants to summon anybody, he can summon.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: Sir, I will get in touch with the Minister and make the statement on Monday.

Mr. Presiding Officer: On Monday, he is going to make a statement and we will keep it alive. We will keep this matter alive.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! statement کا ہم نے کیا کرنا ہے۔ وہ وہاں

پر ٹھنڈی ہواؤں میں بیٹھا ہوا ہے' اس کو statement کی کچھ سمجھ نہیں آنی۔ پھر وسیم صاحب بے چارے پھنس جائیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، نہیں پھنستے یہ۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! اس لیے ان کو کہیں کہ وہ ٹھنڈی ہوائیں چھوڑیں اور ادھر واپس آئیں۔ یہاں پر لوگ مر رہے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب! sense of the House یہی ہے کہ اس معاملے کو آپ refer کریں اور کمیٹی جلدی ملے۔

(مداخلت)

Senator Wasim Sajjad: Sir, in the meantime, whoever the Chairman of the Committee is, let the Chairman of the Committee handle it tomorrow. There is no problem.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: Sir, we should not undermine the Chairman of the Committee. Sir, if he be the Chairman of the Committee, I will request him.

(Interruption)

Senator Wasim Sajjad: We should not allow the spirit of the rules should be violated. If you want the Chairman to call a meeting...

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, you are the voice of the House and the tradition is that speakers have got themselves beheaded but they have defended the right of the House,

come Treasury, come آپ کو کہہ رہا ہے کہ House across the divide اور یہ let it go, کہہ رہا ہے Opposition, عوام کا مسئلہ ہے' غریب کا مسئلہ ہے' industry کا مسئلہ

I will give him (xxx) وہ وزیر ہے، اس کو کمیٹی کے پاس بھیجیں۔ آپ کہہ رہے ہیں نہیں۔ please, you have heard the voice of this جناب چیئرمین ! the benefit of doubt. House, kindly, kindly, kindly express the sentiments.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، (xxx) کی بات کاٹ دیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! آپ kindly اس کو refer کردیں۔

Senator Semeen Yusuf Siddiqui: Sir, you can call the Secretary on Monday because,

(مداخلت)

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi: The shops are being closed, the industries are coming to a standstill. Karachi produce 70% of the national wealth and that is being harmed. Sir, this is not the time for discussion. This is the time for decision. We are being held hostage by foreigners. Clive of India came and he took over the whole of India and now these foreigners have come and they are holding us hostage. This firm which exists only on paper has been given KESC and this has been given on contracts. KESC is being run by contractors and contractors are all foreigners. While the local people are suffering, these foreigners are making money. I want this honourable House to declare that the people of Karachi should not pay electricity bills for the next two months until electricity is restored to them, until some honour, some dignity is bestowed to the people of Karachi. The people have done no harm that they should be punished like this by some foreign company.

+ [(xxx) Words expunged by the orders of Mr. Presiding Officer]

This crisis has nothing to do with local Government, nothing to do with the provincial Government. It has nothing to do with the Federal Government. The foreign company to whom that KESC has been handed over and that company must be taken to task. They must be fined, they must be thrown out of this country, because if they can not run KESC even better than it was being run before. At least, we were having some relief.

سینیٹر سمین یوسف صدیقی، جناب! ایک دن سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کل آپ سیکرٹری کو بلائیں اور meeting call کرلیں۔ جہاں اتنے سال wait کیا کراچی والوں نے' they can wait for one more day. One more day will not make a difference. اگر ایک دو دن میں یہ problem حل نہیں ہو سکتا' it has to be talked about.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، کمیلی صاحب۔

سینیٹر محمد عباس کمیلی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! یہ مسئلہ نہ Opposition کا ہے نہ Treasury benches کا ہے' یہ مسئلہ عوام کا ہے۔ عوام کے مفاد میں فیصلہ ہونا چاہیے۔ کراچی کے لوگ suffer کر رہے ہیں۔ نہ بجلی ہے' نہ پانی ہے' نہ دن کو چین ہے' نہ رات کو چین ہے' آخر کیا قصور ہے کراچی کے لوگوں کا اور یہ پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا ہے۔ مسلسل کئی برسوں سے ہو رہا ہے کراچی کے لوگوں کے ساتھ۔ کراچی کے لوگوں کو relief ملنا چاہیے اور KESC کو foreign companies سے نجات ملنی چاہیے اور مسئلے کو حل ہونا چاہیے۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، سب لوگوں نے بات کی اور آپ ایک گھنٹے سے مجھے موقع نہیں دے رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، میں موقع نہیں دے رہا ہوں یا آپ کے دوست آپ کو موقع نہیں دے رہے ہیں۔

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، نہیں جناب والا! آپ دوسروں کو کہہ دیتے

ہیں کہ آپ بات کریں، آپ بات کریں، آپ بات کریں، میں بار بار آپ سے کہہ رہا ہوں with due respect. جناب والا! عرض یہ ہے کہ یہ جو مسئلہ ہے یہ آج Adjournment Motion میں تھا۔ اس میں دیا ہوا ہے، یہ item No. 7 میں دیا ہوا ہے کہ

Discussion on the admitted adjournment motion moved by Senator Mian Raza Rabbani on his behalf and on behalf of Senators Mr. Muhammad Ishaq Dar, Dr. Safdar Ali Abbasi, Mrs. Rukhsana Zuberi and Mr. Muhammad Enver Baig.

اب اس پر بات ہونی تھی، ہمارا حق بنتا تھا پارلیمنٹ کے رکن کی حیثیت سے، سینیٹ کے رکن کی حیثیت سے کہ ہم اس پر آج بات کریں، لیکن وہاں بات اس طرح آئی کہ اس کو drop کیا گیا اور point of order پر بات کی گئی۔ لیکن point of order پر یہ مسئلہ mover نے پوری طرح تفصیل سے لے لیا بجائے اس کے کہ ہمارا حق تھا۔ میں پارلیمنٹ سے درخواست کروں گا۔ میں نے اس بار یہ تجربہ کیا کہ یہاں rules کی پابندی نہیں ہو رہی۔ یہ میرا حق تھا لیکن یہاں پوائنٹ آف آرڈر سنا جا رہا ہے۔ issue مکمل ہے، KESC پر ہم باقاعدہ رائے رکھتے ہیں، privatization پر ہم ایک رائے رکھتے ہیں، Steel Mills کی privatization پر ہم ایک رائے رکھتے ہیں، لیکن جہاں ہمارا یہ حق تھا کہ ہم بات کریں وہ درمیان سے نکل گیا۔ اب میں اس بات سے متفق ہوں کہ اس مسئلے کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ لیکن اپنی طرف سے میں اس بات کا اضافہ کر رہا ہوں، آپ مہربانی کریں۔ بجلی کا مسئلہ، یہ privatization کا مسئلہ ہے، یہ جو ان لوگوں نے پالیسیاں بنائیں اور ملک کی strategic important assets ہیں ان کو پرائیویٹ کرنا شروع کیا۔ اب یہ KESC کا ادارہ لوگوں کو دے دیا، اب تو کراچی کے لوگ اس آگ میں جلیں گے۔ انڈسٹری ختم ہوگئی، شہری زندگی تباہ ہوگئی۔ میں اس طرح عرض کروں کہ ابھی سٹیل مل کا بھی مسئلہ ہے۔ یہ سب چیزیں آپ جانتے ہیں، آپ پارلیمنٹ کے ممبر ہیں، یہ Council of Common Interests کی jurisdiction میں ہے۔ آئین میں Council of Common Interests کے jurisdiction میں ہے، کوئی اور یہ پالیسی نہیں بنا سکتے۔

جناب والا! میں Constitution کو quote کرتا ہوں۔ وہ نکتہ یہ ہے۔ 153 میں ہے۔

"There shall be a Council of Common Interests in this chapter, referred to as the Council to be appointed by the President."

پھر ان کے members ہیں پھر یہ پیرا گراف 4 میں ہے کہ

"The Council shall be responsible to [Majlis-e-Shoora (Parliament).]"

کونسل مجلس شوریٰ کی پابند ہے۔ جناب والا! کونسل کے اختیارات کیا ہیں؟ کونسل کے اختیارات 154 میں یہ ہیں۔

"The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List."

اس کے علاوہ پیرا گراف 34 جو کہ federation سے متعلق ہے۔ concurrent list میں اس کی jurisdiction بھی ہے۔ Council of Common Interest پالیسی بناتی ہے، regulate کرتی ہے اور آخری الفاظ یہ ہیں کہ

"And shall exercise supervision and control over related institutions."

تمام control Council of Common Interests کے پاس ہے۔

جناب والا! اب دیکھتے ہیں کہ Constitution کا Part II کیا ہے کہ جس کے اختیارات ان کو حاصل ہیں۔ وہ یہ ہے۔

Part-II, 2nd item "Mineral, oil and nautral gas, liquids and substances declared by Federal Law ind genously inflammable." Development of industries, where development under Federal control is declared by Federal Law to be expedient in the public interest. Institutions, establishment bodies and corporations administered and managed by the Federal Government immediately before the commencing day including the Pakistan Water and Power Development Authority and the Pakistan Industrial Development Corporation all undertaking budget and schemes

of such institutions , establishment bodies and corporation industrial , projects and undertaking on the whole or partially by the federation or by a corporation set up by the federation.

یہ Council of Common Interests کا اختیار ہے تمام industries جن کو federation میں رکھا ہے خواہ وہ KESC ہو' خواہ وہ Steel Mill ہو خواہ کوئی اور۔ Council of Common Interests جواب دہ ہے Joint Sitting of the Parliament میں اور یہاں آکے لوگوں نے اپنی مرضی سے KESC کو بھی فروخت کر دیا ہے اور Steel Mills کو بھی فروخت کیا ہے۔ ابھی PSO کو بھی فروخت کریں گے اور دوسرے اداروں کو بھی فروخت کریں گے۔

ہم یہ کہتے ہیں جناب والا! پارلیمنٹ کو اس کا notice لینا چاہیے اور اس کمیٹی میں یہ تمام بات جائے بلکہ صرف یہ بھی نہیں یہ Council of Common Interests کو refer ہونا چاہیے۔ یہ Council of Common Interests کا مسئلہ ہے آئینی طور پر' کسی اور کو اس میں کچھ اختیار نہیں اور باقی تفصیلات جو بھی چیزیں انہوں نے فروخت کی ہیں اور آئندہ فروخت کریں گے۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ یورپ میں بھی privatization شروع ہوگئی ہے۔ شروع ہو گئی ہے تو وہاں تو اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔ اصل چیز یہ ہے کہ ہمارا interest کیا ہے؟ آئین میں کیا ہے؟ مفادات ہمارے کیا ہیں؟ ہمیں اپنی Economic policy کس طرح چلانی چاہیے؟ ابھی آپ نے sugar mills اور دوسری چیزیں ختم کیں۔ابھی آپ sugar کو control کر سکتے ہیں؟ ابھی آپ گندم کو control کر سکتے ہیں؟ آپ کچھ نہیں کر سکتے۔

اس لیے میں عرض کروں گا جناب والا! یہ کمیٹی کو واقعی سپرد کیا جائے لیکن ہاؤس کو اس چیز کا notice لینا چاہیے کہ یہ آئین کی سراسر خلاف ورزی ہے اور یہ Council of Common Interests کا اختیار ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ اس میں صوبوں کا interest ہے۔ مجموعی طور پر صوبوں کے interests کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Presiding Officer: I think this is a very serious issue raised and one can't brush aside it. Please take a notice of it and time is a

constraint. Wasim Sahib you

اور اتفاق سے شیر پاؤ صاحب بیٹھے ہوئے ہیں بڑے مگن ہیں۔ سارے ہم شور ڈال رہے ہیں۔

Senator Wasim Sajjad: Sir, I just want to make a comment on what the honourable Senator has said. Sir, the Council of Common Interests is a very important body under the Constitution. It is, in a sense, unique to the Pakistan Constitution and the purpose of the Council of Common Interests was obviously to manage certain areas where both the provinces and the federation have their interests and the sphere is given. I would not like, at this stage, to raise as to how large is that sphere or how extensive it is but it is there in the Constitution. The precise point which is under consideration is whether the federal government, in exercise of its executive authority and normally sir, as you know, the privatization ordinance was promulgated in the year 2000. So, whether the Federal government in excercise of its executive authority has the power to sell, transfer any property vesting in the federal government.

For that purpose sir, I would like to draw your attention to Article 173 of the Constitution. Article 173 says and this is a specific article. "The Executive Authority of the Federation and of a Province shall extend, subject to any act of the appropriate legislature, grant, sale, disposition or mortgage of any property vested in, and to the purchase or acquisition of property on behalf of the Federal Government or, as the case may be, of the Provincial Government, and to the making of contracts."

So, this is the specific power given to the Federal Government to

sell any property vested in the federal government. Now, I would like to quote sir, the Latin maxim, (Expressio unrius est exclusio alterius) where something specially specifically mentioned, it excludes any other interpretation. Here is the specific article.

Sir, I don't want to go in the details but I do recognize sir that any matter concerning the Government of Pakistan, the Federation of Pakistan because this is the property of the people of Pakistan, it should be debated, it should be discussed. And we have never hesitated in discussing any matter for example the question of privatization, it has come up endlessly in the Senate. We would like to discuss it at any time they want to and unfortunately the Minister for Privatization is not here. His sister has passed away. I would request the honourable members

کہ ان کے لئے فاتحہ کر دی جائے۔

But the Government is prepared to have a debate on any aspect of privatization and it has to be a transparent process because these belong to the people, it does not belong to any body. And as the question of privatization, I think, it must be on record that every government in Pakistan, the peoples party's government, the Nawaz Sharif's government and the present government, all have supported privatization and the matter also sir, I would like to bring to the notice of the House that all this privatization process

جو ہے۔ اگر وہ اس میں اتفاق نہیں کرتے

It is upto them but we know sir, that it was every government, in fact, the process of privatization started towards the end of the rule of Mr. Zulfiqar

Ali Bhutto. Some units were returned by Mr. Zia-ul-Haq's government. It is not just the Pakistani phenomenon sir, this is a world experience. You know, sir, that in the UK, the steel industry was nationalized in 1949, denationalized three years later. Renationalized in 1967 and denationalized in 1985. Thatcher era, Thatcher is known for market economy. What happened? Is there any nationalization of industries in the United States or India? Disinvestment is going on all over. It is not just the phenomenon in Pakistan because the people in all countries of the world where this is going on have come to the decision that government should not be in the business of business, Government is not concerned with business. Government should regulate business, yes. If KESC is not doing properly, it should be regulated. Take action but the government itself can not get involved in business. That is the principle and it has nothing to do with any other thing because we know through experience that wherever nationalization has taken place, it has led to over staffing, it has led to mismanagement, it has led to people being brought in not on merit but otherwise. It has led to massive losses and who pays for the losses? The people of Pakistan. Who pays for losses on the lines in Karachi? The people of Pakistan, the Tax payers have to pay. Wherever this massive nationalization of steel industry or any other industry.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Let him complete.

Senator Wasim Sajjad: So, therefore, sir, what I am saying is

that, sir yes, it is important, it should be discussed. Any time we want to discuss, any aspect

آج بھی Adjournment Motion تھا ۔We are prepared to discuss it.

Senator Mian Raza Rabbani: Sir, I want to make a word by word reply to what the Leader of the House has said.

over staffing کی بات ہے تو یہاں پر IMF اور World Bank کے کہنے پر لاکھ لاکھ روپے اور دو دو، تین تین اور چار لاکھ روپے کے packages پر لوگوں کو رکھا جاتا ہے۔ So, let us not get into that thing. Let us get back to what we were requesting you کہ آپ نے sense of the House دیکھ لیا، اپوزیشن کہہ رہی ہے PML (Q) کے اپنے ممبران کہہ رہے ہیں۔ PML (Q) کے اتحادی، ایم۔ کیو۔ ایم کی جو جماعت ہے وہ کہہ رہی ہے کہ اس سے بڑا consensus آپ کو House میں نہیں ملے گا۔ جناب چیئرمین صاحب! میں آپ سے ایک بار پھر التجا کروں گا کہ آپ House کے سپیکر ہیں، آپ House کے custodian ہیں، آپ House کے احساسات اور جذبات کی ترجمانی کرنے والے ہیں اور آپ اس تاریخ کے امین ہیں جس تاریخ میں speakers نے اپنا سر قلم کروایا ہے۔ میں آپ کو ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، مروا رہا ہے۔ مروا رہا ہے (مسکراتے ہوئے)۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس matter کو آپ کمیٹی کے پاس بھیجیں۔ پہلے بھی ایسی مثالیں اس House میں موجود ہیں۔

Mr. Presiding Officer: We must welcome to the Ex-Governor of NWFP and the Ex Deputy Chairman of this House. Welcome you sir.

Senator Mian Raza Rabbani: Can you refer this matter to the Standing Committee, this is the consensus of the House.

(Interruption)

Mr. Presiding Officer: Alright, the Minister is not here, on

Monday it will be referred to the committee.

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Mr. Chairman! if you just give me one minute?

Mr. Presiding Officer: No, no please. It should not be killed.

Senator Wasim Sajjad: Sir, the ruling of the Chair never questioned, this is again a violation of the rules, Cha ir

نے ایک ruling دے دی ہے' اس کو question کر رہے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Now, Kulsoom Perveen sahiba, you want to speak? Nobody is killing it, it is alive.

سینیٹر کلثوم پروین، برائے مہربانی' مجھے floor دیا گیا ہے' please, مجھے بولنے دیں۔ وہ کافی دیر سے بات کر رہے ہیں' میرے خیال میں بات ہو گئی ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر صفدر علی عباسی، Madam ایک minute جناب! 236 صاف کہتا ہے' ہمیں آپ کی permission چاہیے' ہم آپ کی permission کیوں چاہ رہے ہیں۔ ہم آپ کی permission اس لئے چاہ رہے ہیں کیونکہ اس وقت کراچی میں صورت حال اتنی گھناؤنی ہو چکی ہے' regardless اس کے کہ وسیم صاحب نے کیا تقریر کی ہے۔ جناب! ایک منٹ' وہاں پر riots ہو رہے ہیں' وہاں پر police اور عوام کی سڑکوں پر جنگ ہو رہی ہے' وہاں پر industry shut down ہو چکی ہے۔ وہاں پر لوگوں کے گھروں کے اندر کوئی بجلی نہیں ہے۔ ہم آپ سے permission کیوں چاہتے ہیں؟ اس لئے چاہتے ہیں کہ صورت حال ایسی ہے' we are not point scoring نہیں کر رہے' point scoring ہم کوئی point scoring کرنے کے لئے تقاریر بہت ہوتی ہیں۔ ہم آپ کو اس وجہ سے بار بار request کر رہے ہیں کہ 236 میں آپ کی permission, آپ کی indulgence چاہتے ہیں کہ آپ kindly permit کریں کہ exhausted میں اتنی House میں ہونی چاہیے کہ exhausted exercise committee exercise نہیں ہو سکتی ہے۔ ٹھیک ہے' اس وقت ہماری Opposition میں majority ہے'

حکومت concede کررہی ہے کہ اس کی majority نہیں ہے، ہم شاید اس majority کا فائدہ بھی اٹھانا چاہ رہے ہوں لیکن وجہ یہ ہے کہ کراچی کے حالات ان کے control میں نہیں رہے۔ it is just not the question of کہ وہاں power supply ہو رہی ہے کہ نہیں ہو رہی ہے، وہاں پر totally allied جتنے problems اٹھ رہے ہیں، جو معاشرتی مسائل اٹھ رہے ہیں، گولی مار کے اندر، پٹیل پاڑہ کے اندر، لیاقت آباد کے اندر، ناظم آباد کے اندر اور نشتر road پر باقاعدہ جناب! عوام اور police کے درمیان firing ہوئی ہے۔ ہم اس لئے چاہتے ہیں کہ آپ اس کو committee کو بھیجیں، وسیم صاحب کو کیا فرق پڑے گا، اگر یہ matter committee کے اندر چلا جائے گا، ان کو کیا فرق پڑے گا، exhausted discussion ہوگی۔ وہاں پر ہر آدمی جائے گا، ہم بھی participate کریں گے، those who are not the Members of the committee وہ بھی participate کر سکتے ہیں۔ نہیں، جناب! آپ 236 پر ruling دیں۔

Mr. Presiding Officer: I have already said that this matter will be taken up on Monday.

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mushhadi: Mr. Chairman, just two minutes please.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی۔

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mushhadi: This matter has come to your notice and it is of utmost national importance.

سینیٹر وسیم سجاد، نہیں، نہیں جی Monday کو نہیں، جناب! میں کہہ رہا ہوں کہ Minister سے آج ہی بات کروں گا۔

Senator Col. (Retd) Syed Tahir Hussain Mushhadi: About unfortunate city of Karachi, you cannot understand what is going on?

I will discuss سینیٹر وسیم سجاد، جناب! میں آج ہی ان سے بات کروں گا،

with him and let him know the sense of the House. I have already said that the Chairman of the Committee is competent to call a meeting, even tomorrow. I will get in touch with the Minister today and make a statement and I will convey the sense of the House.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! let me get one thing very clear, no matter other than the budget کے اندر budget ہے اور budget کو Monday یا تو ابھی Leader of the House یہ categorical assurance can be taken up. before the commencement of the Session. دیں کہ

Mr. Presiding Officer: Before the commencement of the budget, we will take this up.

Senator Wasim Sajjad: Yes, I give this assurance before the commencement, I will make a statement.

سینیٹر عبدالرحیم خان مندوخیل، Leader of the House نے جو 173 کا reference دیا، میں اتنا عرض کروں کہ میں اس سے اتفاق نہیں کرتا ہوں۔ یہاں پر واضح الفاظ ہیں کہ the policies اور policies کے معنی ہیں کہ فروخت کی بھی including وہ everything policies بنا سکتے ہیں، وہ Council of Common Interests کا subject ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، جناب چیئرمین! میں آپ کا ممنون ہوں۔ دراصل بڑے اہم دستوری مسائل اٹھے ہیں اور میں ان کو entirely نہیں لانا چاہتا۔ صرف تین بنیادی باتیں ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بلاشبہ جو معاملات subjudice ہوں ان میں بھی safety ہوتی ہے اور پارلیمنٹ نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے۔ لیکن پارلیمنٹ sovereign body ہے اور پارلیمنٹ

کو اس بات کااختیار ہے اور یہ بات British Parliament میں ایک established rule کے طور پر ہے۔ اس لئے یہ پارلیمنٹ اختیار رکھتی ہے کہ اگر کوئی issue عدالت میں بھی ہو تب بھی اس کے بارے میں وہ legislate تک کرسکتی ہے۔ Subjudice اس میں کیا مانع ہے ؟ میرے خیال میں اس معاملے میں جو پارلیمنٹ کا مقام ہے اس کو کسی حیثیت سے بھی متاثر نہیں ہونا چاہیے اور اس بنا پر پارلیمنٹ abdicate کر جاتی ہے اپنی authority کو اور یہ بڑا غلط precedent ہے۔

نمبر دو ۔ Council of Common Interests ان تمام معاملات کے اندر جس میں electricity بھی شامل ہے ' اس میں energy شامل ہے ' اور industry شامل ہیں ۔ بنیادی policy making body ہے اور ۱۷۳ کا جو حوالہ قائد ایوان نے دیا ہے وہ محدود ہے۔ وہ ہے صرف executive action کے لئے under the policy laid down by the Parliament, اس کے under the policy laid down by the Council of Common Interests باہر نہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے Council of Common Interests کوئی executive body نہیں ہے۔ بلاشبہ sale, mortgage and transfer جو ہیں وہ گورنمنٹ ہی کرے گی لیکن اسے یہ اختیار نہیں ہے کہ جس کو چاہے بیچ دے اور جس طرح چاہے بیچ دے اور جو چاہے کرے۔ یہ غلط interpretation ہوگا اور ہمیں اس کو unchallenged نہیں جانے دینا چاہیے ۔ اور تیسرا جناب! یہ کہ privatization کے بارے میں جو تقریر دلپذیر وسیم سجاد صاحب نے فرمائی ہے میں نے اسے بہت غور سے سنا ہے ------

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، فی البدیہہ نہیں ہے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، لیکن سچی بات یہ ہے کہ انہوں نے جذباتی انداز میں باتیں کی ہیں اور privatization کے بارے میں یہ بات کہنا یہ cliche ہے That this is not the business of the Government to activate the business. یہ سب cliche ہے ۔ سرمایہ داری اس بنیادی fundamental پر چلتی ہے اور وہاں یہ باتیں کہی جاتی ہیں لیکن

ریاست محض ٹک ٹک دیدم ' دم نہ کشیدم' کرنے والا ادارہ نہیں ہے ۔ بلاشبہ اسے regulate کرنا ہے لیکن جہاں market failure ہو وہاں State کی ذمہ داری ہے کہ وہ معیشت اور عوام کی ضرورتیں پورا کرے ۔ اس کا ایک positive role ہے ۔ بلاشبہ government failure بھی ہے total response صحیح نہیں ہے ۔ لیکن ان دونوں کے درمیان توازن بہت ضروری ہے اور یہ کہہ دینا کہ سب کو privatize کردو ۔ مجھے نظر یہ آ رہا ہے کہ ہم شاید کل مرکزی حکومت اور فوج کو بھی privatize کر دیں گے ۔ Inefficiency کا یہاں یہ حال ہے ۔ ہمیں حالات کو درست کرنا ہے لیکن privatization کے نام پر assets کو اس طریقے سے transfer کرنا ' اونے پونے بیچنا ' ان پر پردہ ڈالنا اور ملک کو دوسرے کے ہاتھوں یرغمال بنا دینا ' حقیقت یہ ہے کہ اس کا کوئی justification نہیں ہو سکتا ۔ privatization کو محدود دائرے میں ہم بھی support کرتے ہیں یہی اس کی حدود ہیں ۔ اس کی limits سے جو آگے بڑھے گی تو وہ ایک تباہی کی صورت میں آئے گی اور میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ آج جو top کے Economists تھے خاص طور پر میں refer کروں گا World Bank کے سابق Chief Economist Lauriate, Joseph Stigletze اس کی کتاب Globalization and its Contents جناب وسیم سجاد کو دیکھنا چاہیے جس میں وہ صاف کہتا ہے کہ یہ privatization محض امریکہ کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ' دنیا میں اس کے اثرات کو بڑھانے کے لئے استعمال کی جا رہی ہے اور یہ privatization ہرگز ' ہرگز انسانیت کے مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ یہ ان کو بگاڑنے کا ذریعہ بنے گی ۔

روس کے اندر اسی privatization کے نام پر کیا تباہی مچائی گئی ہے ؟ چین کو دیکھیئے آپ ' چین میں public اور private sectors بھی ہیں ۔ دنیا کے دوسرے ممالک کو دیکھیئے Scandinavian countries خاص طور سے سویڈن ' ناروے ' ڈنمارک سب کی 48% economy پبلک سیکٹر کے اندر ہے ' efficient ہے ' passive نہیں ہے ۔ جن مسائل کی جانب انہوں نے توجہ دلائی ہے وہ ' وہاں موجود نہیں ہیں ۔ کیوں آخر ؟ اس لئے کہ صحیح خطوط پر کام ہو رہا ہے ۔ تو اس طرح یہ صحیح نہیں ہے ۔ اس لئے میں چاہوں گا کہ تینوں باتوں کو on record correct کیا جائے کہ subjudice اپنی جگہ لیکن Parliament کی sovereignty

بالاتر ہے۔

نمبر دو national assets یہ اس میں common interest کی بات ہے ۔ قربت 173 کا سہارا ہے لیکن جس کو چاہے فروخت کردے اس کا یہ اختیار نہیں ہے ۔ نمبر ۳۔ Privatization کی حدود ہیں اور privatization کے ساتھ ساتھ Public Sector کا ایک بڑا اہم role ہے ۔ ان دونوں کے درمیان توازن ضروری ہے ۔ محض اس چلتے ہوئے جملے کی بنیاد پر کہ it is not the business of the government to do business معاملات ایسے طے نہیں ہوتے ہیں ۔ معاملات کے لئے ضروری ہے کہ دونوں کے درمیان توازن ہو ۔ ہم اسی کے حق میں ہیں اور یہ ریکارڈ درست کرنا بہت ضروری تھا ۔بہت شکریہ ۔

Mr. Presiding Officer: Now, the time for the House was fixed at 9 O' Clock do you want to sit further or do you want to adjourn.

جی ۔ہاں جی آپ بولئیے گا۔ last speaker of the day.

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، جی آپ کچھ کہنا چاہتی ہیں ۔ جی ۔

RE: KIDNAPPING FOR RANSOM IN QUETTA

سینیٹر کلثوم پروین ، شکریہ جناب چیئرمین ! وزیرداخلہ شیرپاؤ صاحب تشریف رکھتے ہیں ۔ میں آپ کی توجہ ایک بہت ہی اہم مسئلے کی طرف مبذول کراؤں گی ۔ کوئٹہ سٹی سے اس مئی کے مہینے میں انیس بچے اغواء ہوئے ہیں اور یہ اغواء برائے تاوان کے لئے ہوئے ہیں ۔ یہ School going بچے ہیں۔ ان کی عمریں سات سے گیارہ سال کی ہیں اورظلم کی انتہا کہ ایک بچی کو دو تین دن پہلے قتل کرکے ٹکڑے کرکے ایک سڑک کے کنارے پھینک دیا گیا ۔ ایک اطلاع کے مطابق اس میں جو ملوث ہیں اور جو شواہد ملے ہیں اس میں کچھ افغانی باشندوں کی بھی اطلاع ہے۔ جناب وزیرداخلہ صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں وہ بتائیں کہ ہمارے ملک کی کیا پالیسی ہے۔ وہاں تو کرزئی ہمیں کہتے ہیں کہ آپ اپنے ملک سے دہشت گردی ختم کریں ۔دہشت گردی تو وہ لوگ ہمارے ملک میں کر رہے ہیں۔ کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی انتہا نہ ہوگئی ہو ۔

خاص طور پر بلوچستان زیادہ متاثر ہے۔ جناب! ایک شہر جس کی 65 لاکھ کی آبادی ہے 'وہاں سے انیس بچوں کا ایک ماہ میں اغواء ہونا اور وہ بھی برائے تاوان ' یہ ایک بہت خطرناک بات ہے۔ میں وزیر داخلہ صاحب سے درخواست کروں گی کہ حکومت بلوچستان کی طرف وہ اس بات کی حقیقت بتائیں کہ کون لوگ اس میں ملوث ہیں اور اب تک پکڑے کیوں نہیں گئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، شکریہ۔ جی ڈاکٹر عبدالمالک صاحب۔

RE: NAMES OF SENATORS IN THE ECL

سینیٹر ڈاکٹر عبدالمالک، شکریہ جناب چیئرمین! ایسے اہم مسئلہ پر پچھلے اجلاس میں بحث ہوئی تھی۔ اس ایوان کے ایک معزز رکن جناب شاہد بگٹی کو ECL میں ڈالا گیا تھا اور وزیر داخلہ صاحب نے کہا تھا کہ ان کو ہم نے اس لئے ڈالا ہے کہ آپ لوگ عدالت میں جائیں unfortunately پچھلے دنوں کوئٹہ اور سوئی میں دو واقعات رونما ہوئے جس میں ایک رات کو کچھ راکٹ چلے اور سوئی میں گیس پائپ لائن اڑا دی گئی۔ اس کو counter کرنے کے لئے دو معزز رکن ' ایک ہمارے موجودہ سینیٹر شاہد بگٹی صاحب اور ایک سابق رکن سینیٹ جناب امان اللہ کنرانی ایڈوکیٹ صاحب کے خلاف FIR درج کی گئی ہے۔ جناب والا! ایف آئی آر بھی ایک عجیب قسم کی درج ہوئی ہے کہ ایک انسپکٹر صاحب نے کہا ہے کہ مجھے ایک گمنام ٹیلیفون موصول ہوا ہے اور اس گمنام ٹیلفون میں کہا گیا ہے کہ یہ راکٹ کوئٹہ میں' میں نے مارے ہیں اور مجھے شاہد بگٹی اور امان اللہ کنرانی نے کہا ہے کہ آپ یہ راکٹ مار دیں۔ جناب! اگر یہ حال رہا کہ گمنام ٹیلیفونوں پر ایف آئی آر کٹنی شروع ہو جائیں تو کل شیرپاؤ صاحب کے خلاف بھی کوئی ایف آئی آر کاٹ لے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مارا ماری اور بلوچستان میں جو ظلم اور جبر ہو رہا ہے اس کو بند ہونا چاہیے۔ اسی طرح تربت میں پچھلے دنوں ایک اہم سیاسی کارکن رحمت اللہ شواص کو اٹھایا گیا ہے اور اس کو کسی عدالت میں پیش نہیں کر رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! بلوچستان میں یہ چیزیں کب تک چلیں گی۔ اس معزز ایوان کے رکن بھی اگر محفوظ نہیں ہیں ' ان کے خلاف غلط ایف آئی آر درج ہو رہی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر جو عام آدمی ہے اس پر کیا گزر رہی ہے۔ میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی توجہ اس طرف چاہتا ہوں کہ حکومت یہ ہتھکنڈے' یہ دباؤ بند

کر دے اور ہمیں انسانوں کی طرح treat کرے ۔میں آپ کے توسط سے شیرپاؤ صاحب سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا بلوچستان میں یہ خون خرابہ اور غلط FIRs کا دھندہ بند کریں ۔

RE: LODGING OF FIR AGAINST A SENATOR

سینیٹر سردار محمد لطیف خان کھوسہ ، جناب چیئرمین ! امان اللہ کنرانی صاحب نہ صرف بلوچستان بار کے صدر رہے ہیں بلکہ وہ بلوچستان بار کونسل کے ممبر ہیں ۔ وہاں کوئٹہ میں جلوس نکالا گیا ہے اور ہڑتال کی گئی ہے ۔ پاکستان میں تمام وکلاء نے اس بات کا نوٹس لیا ہے کہ اس طرح اگر FIRs ایک سینئر وکیل کے خلاف جو سپریم کورٹ کا وکیل ہے ، جو ممبر صوبائی بار کونسل ہے ، جو اس معزز ایوان کا رکن رہا ہے ، اس طرح سے کٹنے لگیں تو پاکستان کی تمام وکلاء برادری اس پر react کرے گی اور یہ بہت بڑا ایک issue ہوگا ۔ میں جناب کے توسط سے وزیر داخلہ کی منت کروں گا کہ وہ ایف آئی آر فوراً منسوخ کی جائے جس میں شاہد بگٹی صاحب اور امان اللہ کنرانی صاحب کا نام آیا ہے ۔ اگر سینئر وکلاء کے خلاف اس طرح سے ایف آئی آر کٹنے لگیں ، اس ایوان کے اراکین کے خلاف تو اس کی انتہا ہے کہ ہمیں ایک ہیڈ کانسٹیبل کے ہاتھ میں دے رہے ہیں کہ وہ جس وقت چاہے ان کو گرفتار کرے اور ان پر ایک lurking sword of democles لٹکتی رہے ۔ میں وزیر داخلہ سے request کروں گا کہ اس ایف آئی آر کو فوراً منسوخ کیا جائے ورنہ پاکستان کی وکلاء برادری اس پر react کرے گی ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، ٹھیک ہے ۔ جی ۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، یہ واقعی ایک serious مسئلہ ہے ۔ ہر فرد کی آزادی اہم ہے ۔ جس طرح ان لوگوں کے خلاف کیا جا رہا ہے یہ بڑا غلط ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ، کھوسہ صاحب نے میرے ضمیر کو بطور وکیل اپیل کی ہے ۔ میں شیرپاؤ صاحب سے request کروں گا کہ کنرانی صاحب بار کے ممبر ہیں اور اس پر ضرور غور کیا جائے ۔ جی جمال لغاری صاحب ۔ شاہد بگٹی صاحب تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں وہ تو خود شور ڈالنے والے ہیں ۔ جو نہیں ڈال سکتے وہ اس کے حق میں بات کرتے ہیں ۔ شاہد بگٹی تو تگڑا آدمی

ہے ۔ وہ بیچارہ جو وکیل ہے میں اس کی بات کر رہا ہوں ۔جی ۔

Re: SPREAD OF GASTROENTITIS DISEASE IN THE COUNTRY

Senator Sardar Jamal Khan Leghari: Thank you sir, I move that the business of the House be adjourned to discuss a matter of public importance concerning the spread of gastroentritis in alarming proportion in the country. Particularly in the area of District D.G. Khan resulting in reportedly 12 deaths only yesterday. It has further been reported that hundreds of patients suffering from this disease had been admitted in the public sector hospital. There are more than hundreds of other patients that have been admitted in private hospitals.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، لغاری صاحب اس کو in the proper format کریں way under the Rules. Certainly we take it but not in this manner but I think you have registered your point. It has to come in the formal manner not in this way.

Senator Sardar Jamal Khan Leghari: Sir, I had admitted it in the formal manner.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں ابھی تو House میں نہیں آئی ۔

Now, I think we have crossed 9.30 and time was fixed at 9.00 We adjourn the House to meet again on Monday, 6.00 P.M..Thank you very much.

[The House was then adjourned to meet again on 5th June, 2006 at 6.00 P.M.]